# بزرگان سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ

تحریر وترتیب شعبہ عربی واسلامیات

دی یونیورسٹی آف فیصل آباد
سرگودھا روڈ فیصل آباد

Marfat.com

(9) سلسلۂ مطبوعات یونیورسٹی آف فیصل آباد

برائے لائبریری

# بزرگان
# سلسلۂ نقشبندیہ مُجدّدیہ

تحریر و ترتیب شعبہ عربی و اسلامیات

یونیورسٹی آف فیصل آباد

Marfat.com

294011
ش ۳۳۵
28155

جملہ حقوق بحق یونیورسٹی آف فیصل آباد محفوظ ہیں

نام کتاب: بزرگان سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ

اشاعت ہشتم: جون 2008

معاون اشاعت: صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ نوری

تعداد: 1000

کمپوزنگ: طیبہ رفیق، سمیرہ شہناز آفرین، ناہید کوثر

گرافکس ڈیزائنز: (خطاط القرآن) محمد اجمل، عدیل الرحمٰن اطہر

پرنٹرز: البغداد پرنٹرز

اسٹریٹ نمبر 5 مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد 0300-8660128

Marfat.com

# انتساب

خواجہ خواجگان

خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ

کی خدمت اقدس میں

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

60-05-14

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# دیباچہ

سلاسل تصوف اور بزرگان طریقت کے ناموں کو یاد رکھنا، انہیں دہراتے رہنا اوران سے برکت کے ساتھ ساتھ عقیدت کے رشتے قائم رکھنا اسلامی تصوف کی تاریخ کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ مرید اپنے مرشد سے لے کر اوپر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اپنے ربط و تعلق سے آگاہ ہوتا ہے۔ اس تعلق کو زندہ رکھتا ہے اور یہ تعلق مرید کو ثابت قدمی اور روابط محبت میں بھی فائدہ مند ہے۔ چنانچہ اپنے مرشد کے سلسلۂ تعلقات کو یاد رکھنا اپنے سلسلے سے تعلق تو ظاہر کر دیتا ہے، مرید اس نظم کو یاد بھی کر لیتا ہے اور ضرورت کے وقت اس نظم کو پڑھتا اور سناتا بھی ہے مگر جب تک سلسلے کے ہر بزرگ کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلومات حاصل نہ ہوں اس وقت تک بات نہیں بنتی۔

یونیورسٹی آف فیصل آباد کے بانی بزرگوں کا تعلق بھی سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ سے ہے اوران کی اولاد بھی اسی سلسلۂ بزرگان کے عقیدت مند ہے۔ ان کی خواہش کے مطابق شعبۂ عربی و اسلامیات کے اساتذہ نے اس سلسلے کے بزرگوں کے مختصر حالات جمع کئے ہیں۔

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ سوشل سائنسز

دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

# فہرست


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| 1 | دیباچہ | I |
| 2 | تعارف | 1 |
| 3 | سرچشمۂ شریعت وطریقت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | 4 |
| 4 | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | 7 |
| 5 | حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | 11 |
| 6 | حضرت قاسم بن محمد بن اَبی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم | 14 |
| 7 | امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | 16 |
| 8 | حضرت سلطان العارفین بایزید بِسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | 18 |
| 9 | شیخ اَبوالحسن خرقانی قدس سرہٗ | 21 |
| 10 | شیخ اَبوعلی فارمدی طوسی قدس سرہٗ | 24 |
| 11 | خواجہ ابویعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی قدس سرہٗ | 26 |
| 12 | خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ | 29 |
| 13 | حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس سرہٗ | 32 |
| 14 | خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہٗ | 33 |
| 15 | خواجہ علی رامتینی قدس سرہٗ | 35 |
| 16 | خواجہ محمد باباسماسی قدس سرہٗ | 38 |
| 17 | خواجہ شمس الدین امیر کلال قدس سرہٗ | 40 |
| 18 | خواجہ خواجگان خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ | 42 |
| 19 | خواجہ علاؤالدین عطار قدس سرہٗ | 45 |
| 20 | مولانا یعقوب بن عثمان چرخی قدس سرہٗ | 47 |
| 21 | خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار قدس سرہٗ | 49 |


Marfat.com

| صفحہ نمبر | عنوان | نمبر شمار |
|---|---|---|
| 51 | مولانا محمد زاہد وخشی قدس سرہٗ | 22 |
| 52 | مولانا درویش محمد قدس سرہٗ | 23 |
| 54 | مولانا خواجگی امکنگی قدس سرہٗ | 24 |
| 56 | حضرت خواجہ محمد باقی عرف باقی باللہ قدس سرہٗ | 25 |
| 59 | حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ | 26 |
| 64 | خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ | 27 |
| 68 | حضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہٗ | 28 |
| 71 | حضرت خواجہ محمد حنیف پارسا رحمۃ اللہ علیہ | 29 |
| 73 | حضرت خواجہ شیخ محمد زکی مطہری رحمۃ اللہ علیہ | 30 |
| 74 | ابوالمساکین حضرت خواجہ شیخ محمد ٹھٹھوی | 31 |
| 75 | حضرت خواجہ مخدوم محمد زمان المعروف سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ | 32 |
| 76 | حضرت خواجہ حاجی احمد رحمۃ اللہ علیہ | 33 |
| 77 | حضرت شاہ حسین المعروف بھورے والے رحمۃ اللہ علیہ | 34 |
| 78 | حضرت خواجہ میر صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ | 35 |
| 79 | حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ | 36 |
| 80 | میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ | 37 |
| 85 | حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ | 38 |
| 89 | حضرت الحاج میاں غلام احمد نقشبندی مجددی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ | 39 |
| 91 | سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ | 40 |
| 95 | سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ | 41 |
| 97 | پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ | 42 |
| 99 | پیر سید غضنفر علی شاہ صمصام بخاری رحمۃ اللہ علیہ | 43 |
| 103 | منظوم شجرہ مبارکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ | 44 |


Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# تعارف

"بزرگان سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ" ایک مختصر سی تعارفی کتاب ہے۔ جو یونیورسٹی آف فیصل آباد کی فیکلٹی آف عربی وعلوم اسلامیہ کے اساتذہ نے مرتب کی ہے۔ میں نے اس پر طائرانہ نظر ڈالی ہے اور مجھے یہ اندازہ ہوا ہے کہ یہ کتاب سلسلہ عالیہ کے ایک عام قاری کے علاوہ دیگر عام مسلمانوں کیلئے بھی معلومات کا ایک مختصر مجموعہ ہے۔

روحانیت کی وادی بے حد سرسبز وشاداب ہے لیکن اس شادابی سے لطف اندوز ہونے کی سعادت وہی خوش نصیب حاصل کر سکتے ہیں جو خواہشات نفسانی اور حرص وطمع سے دل کو پاک اور شفاف کر کے تزکیہ نفس حاصل کریں اور شریعت وطریقت کی مصطفوی راہ پر گامزن ہوں الحمد للہ کہ سرچشمہ روحانیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل پیرا ہو کر صوفیہ کرام نے عبد ومعبود کے رشتے کو استوار کرنے کیلئے بھرپور کردار ادا کیا ہے بقول سید مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ "راہ تصوف کی اصل انتہائی مضبوط اور قوی ہے اور اس کی شاخیں بے حد فائدہ مند ہیں اور تمام مشائخ صوفیہ خود صاحب علم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے مریدوں کو علم حاصل کرنے کی تاکید کرتے آئے ہیں"۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ پاکستان کے گل سرسبد حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ان کے خلفاء اور ان کے دیگر اہل علم

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

مریدین میں سے بعض بزرگوں کا اس مختصر کتاب میں تذکرہ موجود ہے۔

اولیاء اللہ اور اصحاب طریقت کے سلسلے کے تمام بزرگان اسلاف کے ناموں کا یاد رکھنا ایک مرید کیلئے بے حد ضروری اور لازم ہے، اس لئے کئی ایک صوفی شعراء نے اپنے اپنے سلسلہ کے بزرگوں کے اسمائے گرامی کو نظم کی شکل میں پیش کیا ہے، ظاہر ہے شعر یاد کرنا اور یاد رکھنا نثر کی نسبت آسان ہوتا ہے اس لئے اکثر مریدین سلسلہ اس نظم کو یاد رکھتے ہیں اور اپنے دل و دماغ کی تازگی کا سامان کرتے رہتے ہیں۔

نظم میں پروئے ہوئے ناموں کے سلسلے کو یاد رکھنا تو آسان ہے لیکن سلسلے کی ہر کڑی کے کچھ نہ کچھ حالات اور تعارف کی بھی ضرورت پڑتی رہتی ہے، ضرورت تھی اس بات کی کہ تمام سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں کے مختصر حالات کسی ایک جگہ مل جائیں۔ یہ مختصر کتاب جسے ''بزرگان سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ'' کا نام دیا گیا ہے اس ضرورت کو پورا کرتی ہے پھر یہ کتاب اتنی مختصر ہے کہ اسے آسانی سے ہر آدمی حاصل بھی کر سکتا ہے، ساتھ رکھ سکتا ہے اور پڑھ بھی سکتا ہے۔ اس لئے میری رائے میں یہ مختصر کتاب ایک اعلیٰ مقصد کو نہایت حسن و خوبی سے پورا کرتی ہے۔

یونیورسٹی آف فیصل آباد کے روح رواں جناب میاں محمد حنیف صاحب اپنے والد گرامی میاں محمد سلیم رحمۃ اللہ علیہ کے بلاشبہ خلف الرشید (نیک جانشین) ہیں۔ میاں محمد سلیم صاحب بڑے خدا ترس اور مخیرؒ انسان تھے، ان کی تمنا کے مطابق اور ان کی دعا کی قبولیت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت البقیع

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

میں دفن ہونا نصیب کیا۔ میاں محمد حنیف نے نہ صرف یہ کہ اپنے والد گرامی کے کارِ خیر کو جاری رکھا بلکہ اسے بڑھا کر بہت بلندی پر لے گئے ہیں، انہیں شہر مدینہ سے جو دلی لگاؤ ہے وہ سب کو معلوم ہے، لیکن انہیں اپنے سلسلے کے بزرگوں سے بھی بے حد عقیدت ہے جس کا ثبوت یہ مختصر کتاب ہے۔

میری یہ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک کوشش کو قبول فرمائے اور اس سے سلسلے کے لوگوں کو فائدہ پہنچے، دین اسلام کے ہر فرزند کو نیک کاموں میں حسب توفیق اپنا حصہ ڈالنے کے قابل بنائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

خاکپائے شیر ربانی ؒ وگدائے آستانہ ثانی لاثانی ؒ ومحبّ حضرت مجدد الف ثانی ؒ

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

## سرچشمہ شریعت وطریقت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کائنات میں جس ہستی کو منبع رشد وہدایت، سرچشمہ شریعت وطریقت کا اصل وحقیقی مقام حاصل ہے، جو نورِ ازل بھی ہیں اور فیض ابد بھی۔ وہ ہیں ہم سب کے آقا رحمۃ للعالمین سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہی حبیب رب جلیل ہیں، وہی نوید دعائے خلیل ہیں، وہی اعلان موسیٰ کلیم اللہ بھی ہیں اور وہی بشارت عیسیٰ روح اللہ ہیں، علیہم الصلوٰات والتسلیمات۔

ہمارا منبع رحمت وروحانیت بھی صرف وہی ہیں، ہمارے تصوف وطریقت کا مرجع اور اصل بھی وہی ذات بابرکات اور ہستی ستودہ صفات ہیں، اللہ کا نور ازل بھی ان کا وجود مسعود ہے اور خلق خدا کا سرور ابد بھی فقط ذات مصطفیٰ ﷺ ہی ہیں، اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے محبّ بھی ہیں اور سب سے بڑے محبوب بھی وہی ہیں، وہ نہ ہوتے تو زمین وآسمان نہ ہوتے، وہ نہ ہوتے تو صبح وشام بھی نہ ہوتی، ہم نہ ہوتے تم نہ ہوتے، کوئی بھی نہ ہوتا کچھ نہ ہوتا۔

اگر وہ دارِ ارقم میں رونق افروز نہ ہوتے، وہ اگر صفہ مسجد نبوی کو اپنے فیض سے نہ سجاتے، اگر دارِ ارقم میں ان کی رحمت کا نزول نہ ہوتا اور صفہ مسجد نبوی سے ان کی تربیت وروحانیت کا چشمہ نہ پھوٹتا تو طریقت کے یہ ولولے نہ ہوتے اور تصوف کے یہ سلسلے نہ ہوتے، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

انہوں نے مکہ مکرمہ کے دارِ ارقم میں اپنے فیض نظر سے انسانیت کا مقدر جگایا اور صفہ مسجد نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وہ جماعت تیار کی جس کا ہر فرد اپنی اپنی دنیا کا مردِ میدان بن گیا، ان میں سے جس نے جس طرف کا رخ

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

کیا دنیا بدل کر رکھ دی، ان میں سے ہر ایک نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض یافتہ تھا، اس لئے وہ جہاں بھی گیا انسانوں کا مقدر سنوار دیا، سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دار ارقم اور صفہ میں صحابہ کرام کی جو جماعت تیار کی اس نے صرف ربع صدی کے اندر دنیا کا چلن بدل ڈالا، تاریخ کا دھارا بدل کر رکھ دیا اور اس تھوڑی سی مدت میں تین براعظموں پر مشتمل ایک عظیم اور شاندار سلطنت قائم کر دی جس کی آج بھی اپنے ہی نہیں اغیار بھی مثال دیتے ہیں اور رہتی دنیا تک وہی سلطنت تمام انسانیت کے لئے ایک زندہ جاوید نمونہ رہے گی، اس کا انسان دوست سیاسی نظام دنیا کی توجہ کا مرکز رہے گا اور اس کی روح پرور روحانی دنیا اہل حق کی ہمیشہ منزل مراد رہے گی اور مصطفوی تربیت سے سرفراز ہونے والا ہر ہر صحابی اسلامی دنیا کے لئے طریقت کا منبع اور تصوف کا سرچشمہ ثابت ہوا، آج ہمارے تمام روحانی طریقے اور تمام سلاسل اولیاء کسی نہ کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے چلتا اور جڑتا ہے جس طرح بزرگان نقشبندیہ مجددیہ کا سلسلہ روحانیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے چلتا ہے اور انہی سے جا کر جڑتا ہے۔

دنیا بھر کے اہل دانش یہ مان چکے ہیں کہ انسان بنتے نہیں بنانے پڑتے ہیں، خود بخود سنورتے نہیں سنوارنے پڑتے ہیں، کوئی تحریک اس وقت تک نہیں کامیاب ہو سکتی جب تک اس کے لئے تربیت یافتہ کارکن موجود نہ ہوں، ہمہ جہت انقلاب کے لئے معاشرہ کی مکمل کایا پلٹنے کے لئے آدمی تیار کرنے پڑتے ہیں، یہ بات دنیا کو دار ارقم اور صفہ مسجد نبوی کے معلم اعظم ﷺ کے

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

طریقہ تربیت سے میسر آئی ہے، یوں تمام دنیا آج ہمارے رسول اعظم وآخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشہ چین اور محتاج ہے، ہمارے نبی ﷺ سے پہلے دنیا اس طریقہ تربیت سے قطعی نا آشنا تھی مگر آج دنیا کا ہر انقلابی سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محتاج اور خوشہ چین ہے۔

زمانہ جاہلیت کا ایک پہلوان اور سخت طبیعت قریشی عمر بن خطاب مکہ مکرمہ کے دارِ ارقم میں آتا ہے ہادی ومرشد اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم پڑتی ہے اور سینے پر ہاتھ مارا جاتا ہے تو وہی سخت گیر پہلوان فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن جاتا ہے جس کے متعلق شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں ''سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سینے کو ایک مکان سمجھو جس کے بہت دروازے ہیں اور ہر دروازہ پر ایک باکمال انسان بیٹھا ہوا ہے'' اصحاب تصوف اور طریقت صوفیہ کرام نے اپنے مریدوں کی تربیت کے لئے وہی مصطفوی طریقہ اپنایا ہے جو دارِ ارقم اور صفہ مسجد نبوی میں سرکار ﷺ نے اپنایا تھا اور اسی سلسلہ روحانی تربیت کا فیض ہے کہ اصحاب طریقت کی صحبتوں سے فیضیاب ہونے والے بھی ڈیڑھ ہزار سال سے ہر عملی میدان میں سرگرمی سے بندوں کے کام آتے اور انہیں راہِ حق بھی دکھاتے چلے آتے ہیں اور یہ سلسلہ صوفیہ کرام بھی برکت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راہ حق دکھانے والے ہیں، وباللہ التوفیق۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 1- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا اسم گرامی عبداللہ اور آپ کے والد بزرگوار کا نام مبارک ابوقحافہ عثمان تھا، صدیق اور عتیق آپ کے لقب ہیں، آپ کی پیدائش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تولّد شریف سے دو سال اور کچھ مہینے بعد ہوئی، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے مُرّۃ بن کعب میں جا ملتے ہیں۔ مُرّۃ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں چھ واسطے ہیں اسی طرح مُرّہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان چھ واسطے ہیں۔ آپ زمانہ جاہلیت میں رؤسائے قریش میں سے تھے اور سب سے بڑھ کر عالم انساب تھے۔

مردوں میں آپ سب سے پہلے ایمان لائے اور اسلام لاتے ہی آپ نے تبلیغ کا کام شروع کر دیا چنانچہ حضرات عشرہ مبشرہ میں سے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ/ سیدنا سعدابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن، سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عفان، سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن العوام اور سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ ہی کی دعوت سے مشرف بالاسلام ہوئے صحابہ کرام میں آپ کیلئے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کے والد اور آپکی تمام اولاد آپ کا پوتا ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن سب صحابی ہیں۔ (رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

ابتدائے بعثت میں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جن اوصاف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کیا تھا! ان ہی اوصاف سے

Marfat.com

ابن الدغنہ نے جو بعد میں ایمان لائے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یاد کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے خلیفہ برحق اور مبشر بالجنّہ اور افضل البشر بعد الانبیاء ہیں آپ کے فضائل میں کئی آیتیں وارد ہوئی ہیں۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

اس آیت میں بالاتفاق صاحب سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں یہ وہ منقبت ہے جس میں کوئی دوسرا اصحابی آپ کا شریک نہیں۔

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شاعر حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کچھ کہا ہے حضرت حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سُناؤ میں سنتا ہوں پس حضرت حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دو شعر پیش کیے۔

وَثانی اثنین فی الغار المنیف وقد
طاف العدو به اذ صاعد الجبلا
وکان حب رسول الله قد علموا
من البریة لم یعدل به رجلا

یہ شعر سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم نے



Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

سچ کہا، وہ حقیقت میں ہیں بھی ایسے ہی۔

حکیم سنائی فرماتے ہیں۔

بود چنداں کرامت و فضلش
کہ اولوا الفضل خواند ذوالفضلش
صورت و سیرتش ہمہ جاں بود
زاں زچشم عواں پنہاں بود
روز و شب سال وماہ ہمہ درکار
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو اُبوبکر کو بناتا نیز فرمایا کہ ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ دیا ہے مگر ابوبکر کا احسان ایسا ہے کہ اُس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دے گا اور یہ بھی فرمایا کہ میرے نزدیک مردوں میں سب سے زیادہ محبوب اُبوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ نیز اُبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ''أَنتَ عَتِيقٌ مِنَ النَّارِ'' جس کے باعث آپ کا لقب عتیق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''اے ابوبکر صدیق! تم میری اُمت میں سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوگے''۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر وحضر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے تمام غزوات میں حضور انور کے ساتھ ثابت قدم رہے، ہجرت کے وقت آپ غار میں ثانی، بدر کے دن عریش میں ثانی اور موت کے بعد قبر

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

میں بھی ثانی ہیں۔

تاریخ کامل ابن اثیر میں لکھا ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ جب سے ہم مسلمانوں کے امور کے متکفل ہوئے ہیں ہم نے ان کا درھم و دینار نہیں لیا ہاں ان کا نیم کوفتہ طعام کھایا ہے اور موٹے کپڑے پہنے ہیں اب ہمارے پاس مسلمانوں کے مال میں سے سوائے اس غلام اس اُونٹ اور اس چادر کے کچھ نہیں ہے جب میں مرجاؤں تو اس تمام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دو جب آپ کا وصال مبارک ہوا تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت پر عمل کیا حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دیکھ کر رو پڑے یہاں تک کہ آپ کے آنسو زمین پر ٹپک پڑے آپ بار بار فرماتے۔

رحم الله أبا بكر لقد أتعب من بعده

آپکی ولادت باسعادت واقعہ فیل سے دو سال اور کچھ کم چار مہینے کے بعد ہوئی اور ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ کو تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا

(إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

## 2- ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ''

آپکی کنیت اُبوعبداللہ ہے اصل آپ کی فارس سے ہے، آپ کے والد آتش پرست تھے پہلے آپ دین مجوس سے بیزار ہو کر دین موسوی میں داخل ہو گئے بعدازاں دین نصاریٰ اختیار کیا اور شام وروم میں رہبان نصاریٰ کی خدمت میں رہے اور اس راہ میں تکالیف برداشت کیں قریباً دس دفعہ نوبت بنوبت فروخت ہوئے اخیر راہب آخر میں وہ جس کے پاس آپ تھے مرنے لگا تو اُس نے آپکو بشارت دی کہ مدینہ میں پیغمبر آخرالزماں کی بعثت کا زمانہ قریب آ گیا ہے تو اُن کا دین اختیار کرنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینے شریف میں تشریف لائے تو ہجرت کے پہلے سال آپ نے دین اسلام قبول کیا۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سابقین چار ہیں میں سابق عرب ہوں صہیب سابق روم ہیں سلمان سابق فرس ہیں اور بلال سابق حبشہ ہیں۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ خندق اور غزوات مابعد میں شامل ہوئے غزوۂ احزاب میں جب خندق کھودنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے خندق کی کھدائی مسلمانوں میں تقسیم فرمادی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مہاجرین وانصار میں اختلاف پیدا ہوا ہر ایک فریق کا دعویٰ تھا کہ سلمان ہم میں سے ہیں اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

سلمان منا أهل البیت آپ نجبائے صحابہ کرام میں سے اور اصحاب صفہ میں سے ہیں آپ ان تین صحابیوں میں سے ہیں جن کا بہشت مشتاق ہے آپ اُن چار صحابیوں میں سے ہیں جن کو خدا دوست رکھتا ہے اور اپنے حبیب پاک کو ان کی دوستی کا ارشاد فرماتا ہے، آپ ان چار بزرگوں میں سے ہیں جن کی نسبت حضرت معاذ بن جبل نے اپنی وفات کے وقت وصیّت کی کہ اُن کے پاس علم تلاش کرنا۔

آپ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدائن کا گورنر بنایا اور پانچ ہزار درھم سالانہ آپکا وظیفہ مقرر کر دیا تھا جب آپکو وظیفہ ملتا تو اُسے راہِ خدا میں خرچ کر دیتے آپکا کوئی گھر نہ تھا، دیواروں اور درختوں کے سایہ میں رہا کرتے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں آپکو گھر بنا دیتا ہوں فرمایا مجھے گھر کی ضرورت نہیں اُس نے اصرار کیا اور کہا کہ جس قسم کا گھر آپ کی طبیعت کے موافق ہے وہ مجھے معلوم ہے فرمایا بیان کر اُس نے عرض کیا کہ میں آپ کیلئے ایسا گھر بنا دیتا ہوں کہ جب آپ اُس میں کھڑے ہوں تو سر مبارک اُس کی چھت سے لگے اور جب پاؤں پھیلائیں تو پاؤں کی انگلیاں دیوار سے جا لگیں فرمایا درست ہے چنانچہ اُس نے ایسا ہی گھر تیار کر دیا۔

جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اپنی بیوی سے کہا کہ کچھ کستوری جو تمہارے پاس ہے اُسے پانی میں گھول کر میرے سر کے گرد چھڑک دو کیونکہ اب ایک قوم آنے والی ہے جو نہ انسان ہیں نہ جن آپکی بیوی کا بیان

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

ہے کہ میں آپکا ارشاد بجالائی اور گھر سے باہر نکلی آواز آئی ''السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ'' جب میں اندر آئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ کی روح مبارک پرواز کرگئی ہے آپ ایسے لیٹے تھے گویا سو رہے ہوں آپ کی وفات اڑھائی سو برس کی عمر میں ۱۰ رجب ۳۳ھ میں شہر مدائن میں ہوئی۔

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 3- حضرت قاسم بن محمد بن اُبی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یزدجرد شاہ فارس کی تین لڑکیاں غنیمت میں آئیں ان کی قیمت ٹھیرائی گئی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے تینوں کو لے لیا ان میں سے ایک اپنے صاحبزادے امام حسین کو دے دی جس سے امام زین العابدین پیدا ہوئے دوسری حضرت عبداللہ بن عمر کو دی جس سے حضرت سالم پیدا ہوئے اور تیسری حضرت محمد بن اُبی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دی جس سے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے پس حضرات زین العابدین وسالم وقاسم ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی ہیں حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد کے قتل ہونے کے بعد اپنی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں بطور یتیم پرورش پاتے رہے۔ آپ کا انتساب علمِ باطن میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبار تابعین اور فقہائے سبعہ میں سے ہیں امام وعالم وفقیہ پرہیزگار اور کثیر الحدیث تھے یحییٰ بن سعید انصاری کا قول ہے کہ ہم نے مدینہ منورہ میں کسی کو ایسا نہ پایا کہ اُسے سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فضیلت دیں ایوب سختیانی کا بیان ہے کہ میں نے کسی کو سیدنا قاسم سے افضل نہ دیکھا بقول امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ آپ افضل اہل زمانہ تھے ابوالزناد کہتے ہیں کہ میں نے کسی کو سیدنا قاسم سے بڑھ کر سنت کا عالم نہ پایا اور نہ کسی فقیہ کو

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

آپ سے اعلم دیکھا ابن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے دیکھا ایک اعرابی آیا اُس نے آپ سے پوچھا کہ تم اور سالم دونوں میں بڑا عالم کون ہے؟ سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سبحان اللہ! اعرابی نے پھر وہی سوال کیا آپ نے جواب دیا سالم وہ ہیں ان سے پوچھ لیں ابن اسحاق نے توجیہ میں کہا کہ سیدنا قاسم نے پسند نہ کیا کہ کہہ دیں میں اعلم ہوں کیونکہ یہ تو تزکیہ نفس ہے اور یہ بھی نہ کہا کہ سالم اعلم ہیں کیونکہ یہ جھوٹ ہے۔

جب وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت کی کہ مجھے اُن کپڑوں میں کفنانا جن میں میں نماز پڑھا کرتا تھا یعنی قمیص وازار وچادر آپ کے صاحبزادے نے عرض کیا ابا جان! کیا ہم دو کپڑے اور زیادہ کر دیں جواب دیا جان پدر! حضرت اُبوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کفن بھی تین ہی کپڑے تھے مردے کی نسبت زندہ کو نئے کپڑوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

آپ نے ستر یا بہتر سال کی عمر میں مکہ و مدینہ کے درمیان مقام قُدید میں وفات پائی اور مُشَلَّل میں دفن کئے گئے سنہ وفات میں اختلاف ہے ابن سعد نے طبقات میں ۱۰۸ھ لکھا ہے بقول ابن معین وابن المدینی ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۰۶ھ ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 4-امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ امام زین العابدین کے پوتے اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں آپکی والدہ فردہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے سیدنا قاسم کی صاحبزادی ہیں اور فردہ کی ماں اسماء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیدنا عبدالرحمٰن کی صاحبزادی ہیں اسی واسطے آپ فرمایا کرتے تھے ولدنی ابوبکر مرّتین یعنی میں ابوبکر سے دو مرتبہ پیدا ہوا ہوں حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام کا نسب صوری اور نسب معنوی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

آپ مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے صدق مقال کے سبب آپکو صادق کہتے ہیں عمرو ابن ابی المقدام کا قول ہے ''کہ میں جس وقت امام جعفر کو دیکھتا ہوں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ خاندانِ نبوت سے ہیں''۔

آپ لطائف تفسیر اور اسرار تنزیل میں بے نظیر تھے علامہ ذہبی نے آپکو حفّاظ حدیث میں شمار کیا ہے امام ابوحنیفہ، مالک، شعبی، ہر دو سفیان، حاتم بن اسماعیل یحییٰ قطان ابو عاصم نبیل وغیرہ نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں ہیاج بن بسطام آپکی سخاوت کے بارے میں فرماتے ہیں ''کہ امام جعفر صادق اوروں کو یہاں تک کھلاتے کہ اپنے عیال کیلئے کچھ بھی باقی نہ رہتا''۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی زیارت کیا کرتا تھا جلوت میں حسن خلق کے سبب سے ان کے مزاج میں مزاح وتبسم زیادہ تھا مگر جب ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا تو

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

ان کا رنگ زرد ہو جاتا میں نے ان کو حدیث شریف بیان کرتے وقت کبھی بے وضو نہیں دیکھا ان کی خدمت میں میری آمد و رفت دیر تک رہی مگر جب کبھی بھی ان سے ملا نماز پڑھتے، خاموش یا قرآن پڑھتے ہی پایا وہ خلوت میں فضول و لغو کلام نہ کیا کرتے تھے علوم شرعیہ کے عالم اور خدا ترس تھے"۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "مجھے تعجب ہے اُس شخص پر جو چار میں مبتلا ہو وہ چار سے کیسے غافل رہ سکتا ہے تعجب ہے اُس پر جو غم میں مبتلا ہو وہ یہ کیوں نہیں کہتا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ اور تعجب ہے اُس پر جو کسی آفت سے ڈرتا ہو وہ کیوں نہیں کہتا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم يمسسهم سوء اور تعجب ہے اُس پر جو لوگوں کے مکر سے ڈرتا ہے وہ یہ کیوں نہیں کہتا وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (فوقہ) اور تعجب ہے اُس پر جو جنت میں رغبت کرتا ہے وہ یہ کیوں نہیں کہتا مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فعسى ربي أن يؤتين خيرا مِّنْ جنتك۔

آپ نے مدینہ منورہ میں ۱۵ رجب ۱۴۸ھ میں اڑسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں قبہ اہلبیت میں مدفون ہوئے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

## 5- حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۶ھ میں پیدا ہوئے آپکو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتساب ہے اور آپ کی تربیت روحانیت حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ سے ہوئی کیونکہ آپ کی پیدائش حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے بعد ہوئی اگرچہ تذکرۃ الاولیاء کی بعض حکایات سے پتا چلتا ہے کہ آپ کو حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت نصیب ہوئی ہے لیکن تحقیق یہی ہے کہ آپ نے حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کونہیں دیکھا آپ کے جد روساء بسطام کے آتش پرست تھے اسلام اختیار کرلیا تھا آپ کی والدہ ماجدہ سے منقول ہے کہ ایام حمل میں جب میں شبہ کا لقمہ کھالیتی تو اندر بیقراری شروع ہو جاتی تاوقتیکہ قے نہ کر دیتی آرام نہ آتا جب آپ نے مکتب میں پڑھنا شروع کیا اور سورۃ لقمان کی اس آیت پر پہنچے ان اشکرلی ولولدیك آپ نے استاد سے اجازت چاہی اور اپنی والدہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا شکر اور اپنے والدین کا شکرادا کرو مجھ سے دونوں کا شکرادا نہیں ہوسکتا یا تو اللہ تعالیٰ سے اس کا شکر معاف کرادو یا اپنا شکر بخش دو ان کی والدہ نے فرمایا کہ ہم نے اپنا حق بخشا اور تجھ کو بالکل اللہ تعالیٰ کا کردیا حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ یہ سُن کر بسطام سے روانہ ہوئے اور تیس سال تک ملک شام کے جنگل میں مصروف ریاضت ومجاہدات رہے جس وقت نماز پڑھتے ان کے سینہ کی ہڈیوں سے ہیبت حق وتعظیم شریعت سے ایسی زور سے آواز نکلتی کہ لوگوں کو سُنائی دیتی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

نقل ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے میں ذوق عبادت نہ پایا خیال جو کیا تو گھر میں ایک خوشہ انگور کا رکھا تھا فرمایا کہ کسی کو دے دو میرا گھر میوہ فروش کی دکان نہیں ہے چنانچہ اسی وقت وہ خوشہ کسی کو دے دیا گیا اور فی الفور حضرت خواجہ کی عبادت میں لذت پیدا ہوگئی۔

حضرت خواجہ بایزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے ایسے بے شمار فضائل ومناقب کے واقعات ملتے ہیں جو آپ کی عظمت وبزرگی کا مظہر ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ سچا عابد اور سچا عامل وہ ہے کہ تیغ جہد سے تمام مرادات کا سر کاٹ لے اور اسکی تمام شہوات وتمنا محبت حق میں فنا ہو جائیں ادنیٰ بات جو عارف کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ملک ومال سے پرہیز کرے فرمایا نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت بدکام سے بد ہے فرمایا جس نے اپنی خواہشات ترک کیں وہ اللہ تعالیٰ کو پہنچ گیا۔

کسی نے دریافت کیا کہ آپ بھوک کی اتنی تعریف کیوں کرتے ہیں فرمایا کہ اگر فرعون بھوکا ہوتا (انا ربکم الاعلی) نہ کہتا کسی نے دریافت کیا کہ متکبر کس کو کہتے ہیں فرمایا کہ جو شخص تمام عالم میں اپنے سے زیادہ کوئی خبیث چیز نہ دیکھے فرمایا مردوں کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے دل نہ لگائیں۔

آپ کی وفات ۱۴ شعبان ۲۶۱ھ کو ہوئی بسطام میں دفن ہوئے کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا، کہا مجھ سے دریافت کیا کہ کیا لایا ہے؟ میں نے عرض کی کہ کوئی درویش اگر

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

درگاہ شاہی میں آتا ہے تو اس سے یہ نہیں کہتے کہ کیا لایا ہے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ کیا چاہیے۔

نقل ہے کہ شیخ کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ تصوف کس کو کہتے ہیں فرمایا آرائش ترک کرنا اور محنت اختیار کرنا۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 6- شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ

آپ کا اسم گرامی علی بن احمد اور کنیت ابوالحسن ہے سلوک میں آپ کی تربیت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے تھی کیونکہ آپ کی ولادت سلطان العارفین کی وفات کے بعد ہے۔

شیخ ابوالحسن سلطان مشائخ اور اوتاد وابدال کے قطب اور اہل طریقت وحقیقت کے پیشوا تھے معرفت وتوحید میں درجہ کمال پر پہنچے ہوئے تھے ہمیشہ ریاضت ومجاہدہ میں مشغول اور حضور ومشاہدہ میں مستغرق رہتے تھے شیخ ابوالعباس قصاب نے فرمایا تھا کہ ہمارے بعد ہمارا بازار خرقانی سنبھالیں چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا آپ نہایت عالی ہمت بزرگ تھے اور حق تعالیٰ کی درگاہ میں نہایت عزت واحترام رکھتے تھے آپ کی پیدائش قزوین کے نواحی قصبہ خرقان میں ہوئی آپ حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ دہستان کی زیارت کو جایا کرتے تھے کہ وہاں شہداء کے مزار پر جاتے جب آپ کا گزر خرقان سے ہوتا تو آپ یہاں ٹھہر جاتے اور لمبے لمبے سانس لیتے مریدین کے سوال پر آپ فرماتے کہ میں اس چوروں کی بستی میں ایک مرد کی خوشبو پاتا ہوں جس کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہوگی اور تین درجہ مجھ سے بڑھ کر ہوگا (۱) عیال کا بوجھ اُٹھائیگا (۲) باغ لگائے گا (۳) کھیتی باڑی کرے گا آپ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے انتالیس سال بعد پیدا ہوئے آپ کو سلسلہ اولیت میں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت حاصل ہے۔

کبھی ایسا ہوتا کہ جب ہل چلاتے تو نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ و بارک وسلم

میں مشغول ہو جاتے اور بیل اسی طرح کام میں مشغول رہتے یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو جاتے ایک بار آپ نے حق تعالیٰ سے عرض کیا یا مولیٰ! ملک الموت کو میرے پاس نہ بھیجنا میں اس کو جان نہیں دوں گا کیونکہ میں نے اس سے نہیں لی کہ پھر اس کو واپس دوں میں نے جان تجھ سے لی ہے اور تجھ کو ہی دوں گا آپ نے فرمایا کہ میں تین اشیاء کی غایت کو نہیں سمجھا ہوں ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ غایت کو نہیں سمجھا فرمایا کہ اگر میں ان راز و نیاز کو بیان کروں جو مجھے حق تعالیٰ سے حاصل ہیں تو یہ لوگ کبھی یقین نہ کریں گے فرمایا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے الطاف کا کچھ ذکر کروں تو لوگ مجھ کو پاگل دیوانہ کہیں گے۔

فرمایا! کہ جو شخص مجھ کو تمام جہانوں میں زندہ نظر آتا ہے وہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ہیں حضرت ابوالقاسم قشیری فرماتے ہیں کہ میں خرقان پہنچا تو آپ کے خوف سے میری زبان بند ہوگئی اور مجھے ایسا گمان ہوا کہ جیسے میں درجہ ولایت سے معزول ہو گیا ہوں حضرت سیّد علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری کشف المحجوب میں فرماتے ہیں کہ شیخ اُبوسعید نے آپ کی زیارت کا قصد کیا اور ان سے طویل ملاقاتیں کیں واپس ہوتے وقت آپ (شیخ اُبوسعید) اعتراف فرماتے ہیں کہ میں آپ کو اس عہد کا ولی مانتا ہوں۔

آپ نے اپنا پیرہن سُلطان محمود غزنوی کو دیا اور فرمایا کہ مُشکل کے وقت اس خرقہ کے وسیلہ سے کام لینا محمود غزنوی کو جب سومنات پر حملہ کے وقت فتح کی اُمید باقی نہ رہی تو اس نے اس خرقہ کے وسیلہ سے بارگاہِ

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ و بارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

خداوندی میں فتح کیلئے دُعا کی اس مبارک پیرہن کا ہاتھ میں لینا ہی تھا کہ لشکرِ کفار میں باہم نا اتفاقی پیدا ہوئی اور بھاگ نکلے، فتح کے بعد رات کو شیخ خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے محمود غزنوی کو خواب میں فرمایا، محمود! تم نے ہمارے خرقہ کی کچھ قدر نہ کی اگر اللہ تعالیٰ سے چاہتے کہ تمام کافر مسلمان ہو جائیں تو سب مسلمان ہو جاتے۔ اللہ اکبر

آپ ۱۰ محرم الحرام ۴۹۵ھ کو رحلت فرما گئے مزار پُر انوار خرقان میں ہے۔

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 7- شیخ اُبو علی فارمدی طوسی قدس سرہٗ

آپ کا اسم گرامی فضل بن محمد بن علی اور کنیت ابو علی ہے اور فارمد کی طرف نسبت ہے جو طوس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے آپ نے فقہ امام ابو حامد غزالی کبیر سے پڑھی اور ابو عبداللہ ابن باکوشیرازی، ابو منصور تمیمی، ابو حامد غزالی کبیر، ابو عبدالرحمٰن نیلی اور ابو عثمان صابونی وغیرہ سے سماع حدیث کیا عبدالغافر فارسی، عبداللہ بن علی خرکوشی عبداللہ بن محمد کوفی علوی اور ابوالخیر جامع الشفاء وغیرہ نے آپ سے روایت کیا ہے عبدالغافر کا بیان ہے کہ ابو علی اپنے زمانے میں شیخ اور وعظ وتذکیر میں اپنے طریقہ کے ساتھ منفرد ہیں، عبادت وتہذیب، حسن وادب، ملیح واستعارہ دقیق اشارہ ورقت الفاظ میں کوئی آپ سے سبقت نہیں لے گیا، آپکا کلام پُر تاثیر ہے۔

علمِ باطن میں آپکا انتساب دو طریق سے ہے، ایک شیخ بزرگوار ابوالقاسم کرگانی سے، دوسرے شیخ ابوالحسن خرقانی سے جو قطب وقت اور اپنے زمانے کے مشائخ کے پیشوا تھے آپ اپنی تعلیم کی کیفیت یوں بیان فرماتے ہیں۔

''میں آغاز جوانی میں نیشاپور میں طالبِ علم تھا میں نے سُنا کہ شیخ اُبو سعید بن ابی الخیر قدس سرہٗ آئے ہوئے ہیں اور وعظ فرماتے ہیں میں ان کی زیارت کیلئے گیا جب میری نظران کے جمال پر پڑی میں ان پر شیدا ہو گیا اور طائفہ صوفیہ کی محبت میرے دل میں زیادہ ہوگئی آپ فرماتے ہیں میں نے شیخ اُبوالقاسم کرگانی کا نام سُنا ہوا تھا اس لئے طوس کی طرف روانہ ہوا شہر میں پہنچ کر میں نے ان کا مکان دریافت کیا ہیں وہاں چلا گیا، آپ اپنے مریدوں

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے میں دو رکعت تحیہ مسجد پڑھ کر حاضر خدمت ہوا آپ مراقبہ میں تھے میرے جانے پر سر اُٹھا کر فرمایا ابوعلی! آؤ کیا چاہتے ہو؟ میں سلام کر کے بیٹھ گیا اور اپنے حالات بیان کئے آپ نے فرمایا مبارک ہو، ابھی تم کسی درجہ پر نہیں پہنچے ہاں اگر تربیت کیلئے آؤ گے تو بڑے درجہ تک پہنچ سکو گے میں نے دِل میں سوچا کہ یہ میرے پیر ہیں اور وہیں قیام کیا انہوں نے مدتوں مجھ سے طرح طرح کی ریاضت اور مجاہدہ کرایا بعدازاں اپنی صاحبزادی کا نکاح مجھ سے کر دیا ابھی آپ نے مجھ سے وعظ کرنے کیلئے اشارہ نہ فرمایا تھا کہ ایک روز شیخ ابوسعید مہینہ سے طوس میں آئے ہوئے تھے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا! ابوعلی! وہ زمانہ آ گیا ہے کہ تم کو طوطی کی طرح گویا کریں گے اس بات کو بہت دن نہ گزرے تھے کہ شیخ ابوالقاسم نے فرمایا کہ وعظ کرو اس وقت شیخ ابوسعید کے ارشاد کا مطلب مجھ پر ظاہر ہو گیا۔

ابن سمعانی کا قول ہے: کہ ابوعلی لسان خراسان و شیخ خراسان تھے اور اپنے اصحاب و مریدین کی تربیت میں طریقہ حسنہ رکھتے تھے آپ کے وعظ کی مجلس گویا ایک باغ تھا جس میں طرح طرح کے شگوفے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ ۴۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۷۷ھ میں طوس میں وفات پائی۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# 8- خواجہ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی قدس سرہٗ

آپ عالم عامل عارف زاہد پرہیزگار صاحب احوال جلیلہ وکرامات واضحہ ومقامات سنیہ تھے اور علوم ومعارف میں قدم راسخ اور فتاویٰ دینیہ میں ید بیضاء اور احکام شرعیہ میں دستگاہ کامل اور خواطر تلبیہ سے واقفیت رکھتے تھے، اپنے وقت میں یگانۂ مشائخ تھے خراسان میں مریدین کی تربیت آپ پر ختم تھی آپکی مجلس میں علماء، فقہاء وصلحاء کا بڑا مجمع رہا کرتا تھا جو آپ کے کلام سے مستفیض ہوتے تھے آپ ساٹھ سال سے زیادہ مسند ارشاد پر متمکن رہے کچھ عرصہ کوہ زرّا میں بھی مقیم رہے اور سوائے نماز جمعہ کے بعد کبھی باہر نہیں نکلتے تھے۔

آپ موضع بوز بخرد میں تقریباً ۴۴۰ھ میں پیدا ہوئے اٹھارہ سال کی عمر میں بغداد آئے ابواسحاق شیرازی کی صحبت اختیار کی اور ان سے فقہ پڑھی یہاں تک کہ اصول فقہ ومذہب وخلاف میں ماہر ہوگئے، قاضی ابوالحسین محمد بن علی بن مہتدی باللہ، ابوالغنائم عبدالصمد بن علی بن المأمون، ابوجعفر محمد بن احمد بن مسلمہ وغیرہ سے سماع حدیث کیا، اصفہان وسمرقند میں بھی سماع کیا اس کے بعد سب کو ترک کر کے عبادت وریاضت ومجاہدہ کا طریق اختیار کیا مشہور ہے کہ تصوف میں آپ کا انتساب شیخ ابو علی فارمدی سے ہے خواجہ یوسف ہمدانی کی طرح سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بھی اٹھارہ سال کی عمر میں تحصیل علم کیلئے اپنے وطن سے بغداد میں تشریف لائے تحصیل علم سے فارغ ہو جانے کے بعد ایک روز بغداد میں خواجہ موصوف سے آپکی ملاقات ہوئی

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

جسے آپ یوں بیان فرماتے ہیں۔

''بغداد میں ایک شخص ہمدان سے آیا جسے حضرت یوسف ہمدانی کہتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ وہ قطب ہیں، وہ ایک مسافر خانے میں اُترے، جب میں نے یہ حال سُنا تو میں مسافر خانے گیا مگر اُن کو نہ پایا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ سرداب میں ہیں پس میں اُس سرداب میں اُترا جب اُنہوں نے مجھے دیکھا تو کھڑے ہوگئے اور مجھے اپنے پاس بٹھایا آپ نے میرے تمام حالات مجھ سے ذکر کئے اور میری تمام مشکلات کو حل فرمایا پھر مجھ سے یوں ارشاد فرمایا اے عبدالقادر! تم لوگوں کو وعظ سُنایا کرو میں نے عرض کیا، آقا! میں عجمی ہوں فصحائے بغداد کے آگے کیا گفتگو کروں، یہ سُن کر آپ نے فرمایا اب تم کو فقہ، اصول فقہ، اختلاف مذاہب، نحو، لغت اور تفسیر قرآن یاد ہے تم میں وعظ کہنے کی صلاحیت وقابلیت موجود ہے، برسر منبر لوگوں کو وعظ سُنایا کرو، کیونکہ میں تم میں ایک جڑ دیکھتا ہوں جو عنقریب درخت بن جائیگا''۔

ایک روز حضرت خواجہ ایک مجمع میں وعظ فرمارہے تھے، دو فقیہوں نے جو اُس مجلس میں حاضر تھے، آپ سے کہا کہ چپ رہو، تم تو بدعتی ہو آپ نے فرمایا، تم چپ رہو، زندہ نہ رہو، وہ دونوں وہیں مر گئے۔

حضرت خواجہ ۵۱۵ھ میں بغداد تشریف لائے اور مدرسہ نظامیہ میں مجلس وعظ منعقد کی اور لوگوں میں بڑی قبولیت پائی صوفی ابوالفضل صوفی بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک روز نظامیہ میں علماء کے مجمع میں وعظ فرمارہے تھے کہ ایک فقیہ ابن سقا نامی مجلس میں سے اُٹھا اور اُس نے آپ سے ایک سوال

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

کیا، آپ نے فرمایا بیٹھ جا، مجھے تیرے کلام میں کفر کی بو آتی ہے شاید تیری موت اسلام پر نہ ہوگی، ایک مدت کے بعد شاہ روم کی طرف سے ایک نصرانی بطور ایلچی کے خلیفہ وقت کے پاس آیا ابن سقا اُس کے پاس گیا اور اُس سے التجا کی کہ مجھے اپنے ساتھ لے چلو مین دینِ اسلام چھوڑ کر تمہارے دین میں داخل ہونا چاہتا ہوں نصرانی نے منظور کر لیا وہ نصرانی کے ساتھ قسطنطنیہ میں پہنچا اور شاہ روم سے ملا اور عیسائی ہو گیا اور عیسائی ہی مرا، کہتے ہیں کہ ابن سقا قاری وحافظ قرآن تھا، مرض موت میں ایک شخص نے اُسے قسطنطنیہ میں دیکھا کہ ایک دکان میں لیٹا ہوا ہے اور ہاتھ میں ایک پرانا پنکھا ہے جس سے وہ اپنے چہرے سے مکھیاں اُڑا رہا ہے اس حالت میں اُس سے پوچھا گیا کہ کیا تمہیں قرآن سے کچھ یاد ہے بولا کہ نہیں سب بھول گیا صرف ایک آیت یاد ہے۔

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین

اخیر سفر میں آپ ہرات سے مرو آگئے اور دوشنبہ ۲۲ ربیع الاوّل ۵۳۵ھ میں انتقال فرمایا اور وہیں دفن کیے گئے کچھ عرصے کے بعد آپ کے مریدوں میں سے ابن النجار آپ کے جسد مبارک کو مرو میں لے گیا اور وہاں اُس حظیرہ میں دفن کر دیا جو آپ کے نام مبارک سے موسوم ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# 9- خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ

آپ طبقہ خواجگان کے سردفتر ہیں، طریقت میں روشن حجت ہیں آپ ہمیشہ راہِ صدق وصفا اور متابعت شرع وسنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مخالفت بدعت وہوا میں کوشاں رہے، آپ کے والد گرامی عبدالجمیل امام اپنے وقت کے مقتداء اور عالم ظاہر و باطن تھے امام مالک کی اولاد سے تھے، روم میں رہا کرتے تھے آپ کی والدہ روم کے شاہی خاندان سے تھیں، حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کے والد کو آپ کی بشارت دی تھی اور نام بھی انہوں نے ہی تجویز کیا تھا، حوادث روزگار کے سبب آپکے والد روم سے ماوراء النہر کی طرف نکلے اور بخارا سے چھ فرسنگ کے فاصلہ پر مقام غجدوان میں سکونت پذیر ہوئے خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ وہیں پیدا ہوئے اور پروان چڑھے بخارا میں تحصیل علم میں مشغول ہوئے حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری قدس سرہٗ کا بیان ہے کہ خواجہ عبدالخالق قدس سرہ اپنے استاد صدرالدین علیہ الرحمۃ کے پاس تفسیر پڑھ رہے تھے جب اس آیت پر پہنچے۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

ترجمہ: ''تم اپنے رب کو زاری اور پوشیدگی کے ساتھ پکارو تحقیق وہ حد سے زیادہ تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا''۔

تو آپ نے اپنے استاد سے یہ کہتے ہوئے پوشیدگی کی حقیقت معلوم کی کہ اگر ذاکر بلند آواز سے ذکر کرے یا ذکر کرتے وقت اعضا حرکت کریں تو ہر شخص

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

اس ذکر سے واقف ہو جاتا ہے لیکن اگر دل سے ذکر کرے تو بحکم حدیث شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے تو وہ اس ذکر سے واقف ہو جاتا ہے، استاد نے کہا یہ علم لدنی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہیں کوئی اہل اللہ میں سے مل جائیگا۔ جو تمہاری بات کا جواب دے دے گا، آپ اولیاء اللہ کی تلاش میں تھے کہ خضر علیہ السلام سے ملاقات نصیب ہوئی اور انہوں نے وقوف عددی کی تعلیم دی فرمایا دل سے کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ نے اسی طرح کیا اور اس ورد میں مشغول رہے، یہاں تک کہ بہت سے اسرار کھل گئے بعدازاں حضرت خواجہ یوسف ہمدانی بخارا تشریف لائے جب تک وہ بخارا میں رہے آپ انکی صحبت میں حاضر ہو کر فیض پاتے رہے، کہا جاتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام آپکے پیر سبق ہیں اور خواجہ یوسف ہمدانی پیر صحبت و پیر خرقہ، حضرت خواجہ عبدالخالق نے اپنی بعض تحریرات میں ذکر کیا ہے کہ جب حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے حضرت یوسف کے سپرد کیا تو اس وقت میری عمر بائیس سال تھی خواجہ یوسف کی خراساں روانگی کے بعد خواجہ عبدالخالق ریاضت ومجاہدے میں مشغول ہو گئے۔ آپ اپنے حالات پوشیدہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ کی ولایت اس مرتبہ تک پہنچ گئی تھی کہ ایک وقت کی نماز میں آپ خانہ کعبہ جاتے اور واپس آجاتے۔ حضرت خواجہ کی وفات ۱۲ ربیع الاوّل ۵۷۵ھ میں ہوئی آپکا مزار مبارک غجدوان میں ہے۔

حضرت خواجہ عبدالخالق نے ایک وصیت نامہ اپنے خلیفہ وفرزند کے نام لکھا جس میں طریقت کے بعض انتہائی اہم امور پر روشنی ڈالی۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

پیارے فرزند! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تقوی کو اپنا شعار بناؤ، وظائف وعبادات کی پابندی رکھو، ماں باپ اور مشائخ کے حقوق کا خیال رکھو اس طرح تم اللہ تعالیٰ کی رضا سے مشرف ہو جاؤ گے، تمام امور میں قرآن کریم کی پناہ لو، کیونکہ بندوں پر خدا کی حجت قرآن کریم ہے، حدیث کا علم سیکھو اور جاہل صوفیوں سے دور رہو، کیونکہ وہ دین کے چور ہیں، حلال کھاؤ اور حرام سے دور رہو ورنہ خدا تعالیٰ سے دور ہو جاؤ گے، مقام توکل میں قدم رکھو کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

ترجمہ: ''جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اللہ ہی اس کیلئے کافی ہے''۔

جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے تم خلق خدا پر خرچ کرو، اپنے ظاہر کو آراستہ مت کرو کیونکہ ظاہر کا آراستہ کرنا باطن کی خرابی ہے، غیر ضروری باتوں سے زبان کو بند رکھو اور ہمیشہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہو، تم پر لازم ہے کہ کم بولو، کم کھاؤ، کم سوؤ اور جلدی اٹھو، کسی شخص سے برابری نہ کرو جب تک یہ پانچ خصلتیں اس میں نہ پاؤ، اوّل فقیری کو امیری پر ترجیح دے، دوم دین کو دنیا پر ترجیح دے، سوم ذلت کو عزت پر ترجیح دے، چہارم علم ظاہر و باطن کا جاننے والا ہو، پنجم موت کیلئے تیار ہو۔

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# 10- حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس سرہٗ

حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ بخارا سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر ایک دیہات ریوگر میں پیدا ہوئے۔

آپ حضرت عبدالخالق غجدوانی کے چار خلفاء میں سے ہیں، حضرت خواجہ عارف تاحیات خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر رہے اور فائدہ باطنی حاصل کیا، حضرت خواجہ عبدالخالق کی وفات کے بعد آپ ریاضت وعبادت میں مشغول رہے اور حضرت خواجہ کی مسند ارشاد پر بیٹھ کر ہدایت خلق میں مشغول رہے، علم وحلم، زہد وتقویٰ، ریاضت وعبادت اور متابعت سنت میں شان عالی رکھتے تھے آپکی وفات شوال ۷۱۵ھ میں ہوئی اور آپ کا مدفن بھی ریوگر میں ہے جہاں آپ پیدا ہوئے تھے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

# 11-خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہٗ

حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی خواجہ عارف ریوگری قدس سرہ کے تمام اصحاب میں سے افضل واکمل اور خلافت میں ممتاز تھے، خواجہ عارف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آخری وقت میں آپکو اپنا خلیفہ بنایا اور دعوت خلق کی اجازت دی، آپ انجیر فغنی (جگہ) میں پیدا ہوئے یہ علاقہ بخارا سے متصل ہے، آپ وابکند میں مقیم تھے اور وہیں تربیت وہدایت خلق فرمایا کرتے تھے، اس سلسلہ میں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ذکر جہر شروع کیا، آپ کے ذکرِ جہر کرنے پر اعتراض کیا گیا کہ پسران کبار کے برخلاف آپ نے ذکر جہر کیوں شروع کیا، انہوں نے جواباً کہا کہ مجھ کو حضرت پیر نے آخر نفس میں فرمایا تھا کہ ذکر جہر کہو، کثیر علماء کے روبرو حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ ذکر جہر کس نیت سے کرتے ہیں، فرمایا تا کہ خفتہ بیدار ہو، غافل آگاہ ہو اور بااستقامت شریعت وطریقت اس راہ پر آئے اور بحقیقت توبہ وانابت کی رغبت کرے، مولانا حافظ دین بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپکی نیت صحیح ہے آپکو یہ شغل مباح ہے۔

آپ نے فرمایا ذکر جہر اس شخص کو مسلم ہے کہ جس کی زبان دروغ و غیبت سے پاک ہو۔ حلق شبہ کے لقمہ سے صاف ہو۔ اس کا دل ریا سے پاک ہو اور اس کا سر اللہ کی توجہ کے علاوہ ہر چیز سے خالی ہو۔ حضرت خواجہ علی رامتینی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلیفہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک درویش

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وّاٰلہٖ وبارک وسلم

نے حضرت خضر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اس وقت کے مشائخ میں سے ایسا کون ہے کہ جس کی اقتداء کی جائے۔ انہوں نے فرمایا خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ نے اس بات کو پوشیدہ رکھا کہ آپ نے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔

حضرت خواجہ دہقان قلبی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ اولیاء کبیر کے اوّل خلیفہ ہیں۔ حضرت محمود فغنوی نے دعا کی تھی کہ الٰہی میرے آخری وقت میں میری مدد کو کوئی اپنا دوست بھیجنا کہ اس کی برکت سے ایمان سلامت لے جاؤں۔ چنانچہ حضرت خواجہ محمود کی روح مبارک حضرت خواجہ دہقان کے وقت پر پہنچی تھی اور ان کا خاتمہ بخیر ہوگیا۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی کا انتقال ۷۱۵ھ میں ہوا، اور آپ کی آخری آرام گاہ انجیر فغنی میں ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وّاٰلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# 12- خواجہ علی رامتینی قدس سرہٗ

حضرت خواجہ علی رامتینی حضرت خواجہ محمود فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کبار سے ہیں جس وقت خواجہ محمود فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت تھا تب انہوں نے حضرت خواجہ علی رامتینی کو اپنی خلافت سپرد کی اور اپنے جمیع اصحاب آپ کو تفویض کیے۔ سلسلہ خواجگان میں آپکا لقب ''عزیزاں'' ہے۔ آپ کی پیدائش موضع رامتین میں ہوئی جو بخارا میں شہر سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر ہے۔ بعد ازاں شہر باورد میں آ گئے اور مدت تک یہاں کے لوگوں کو راہِ خدا بتاتے رہے وہاں بھی چین نہ ملا تو شہر خوارزم میں آ کر ریاضت میں مشغول ہو گئے اور حسب معمول ہدایت خلق میں مشغول رہے۔ خوارزم میں بہت سے لوگ آپ کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ مولانا جامی نے نفحات الانس میں لکھا ہے کہ میں نے بعض اکابر سے یوں سنا ہے کہ مولانا جلال الدین رومی کے شعر ذیل میں انہی کی طرف اشارہ ہے۔

گر نہ علم حال فوق قال بودے کے شدے

بندہ اعیان بخارا خواجہٗ نساج را

ترجمہ: ''علم حال اگر قال سے بہتر نہ ہوتا تو سردارانِ بخارا خواجہ نساج (بافندہ) کے کب غلام بنتے''۔

حضرت عزیزاں کی تصنیف سے ایک رسالہ بھی ہے اس رسالہ میں

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

آپ نے فرمایا ہے کہ سالک کو دس شرطیں نگاہ میں رکھنی چاہئیں۔ طہارت، خاموشی، خلوت، روزہ، ذکر، نگہداشت خاطر، رضا بحکم خدا، صحبت صالحاں، شب بیداری، نگہداشت لقمہ۔

آپ سے کسی نے دریافت کیا کہ ایمان کس کو کہتے ہیں آپ نے اپنے پیشہ کے مناسب فرمایا کہ ''کندن و پیوستن'' یعنی توڑنا اور جوڑنا۔ فرمایا کہ اگر حضرت عبدالخالق غجدوانی کا کوئی فرزند موجود ہوتا تو منصور حلاج سولی سے بچ جاتے۔ فرمایا اللہ کی صحبت رکھو اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی ایسے کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحبت رکھتا ہو کیونکہ مصاحب خدا مصاحب خدا ہے اور یہ کہ یار نیک کار نیک سے بہتر ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کار نیک سے تجھ کو عجب و پندار ہو۔ لیکن یار نیک راہ نیک ہی کی صلاح دے گا۔ آپ کے فرزند اور جانشین حضرت ابراہیم قدس سرہٗ نے دریافت کیا کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ ''الفقیر لایحتاج الی اللہ'' یعنی فقیر اللہ کی طرف حاجت نہیں رکھتا حضرت خواجہ نے جواب دیا ''لایحتاج بالسؤال الی اللہ''۔ یعنی فقیر اللہ سے سوال کرنے کا محتاج نہیں ہوتا۔ جبکہ اللہ علام الغیوب ہے اس سے سوال کی کیا حاجت ہے۔ آپ کے دو فرزند تھے، ایک خواجہ محمد اور دوسرے خواجہ ابراہیم۔ جب حضرت علی رامتینی کی وفات کا وقت قریب آیا تو چھوٹے فرزند خواجہ ابراہیم کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ لوگوں کے دلوں میں خیال آیا کہ بڑے کے ہوتے ہوئے چھوٹے کو آپ نے اپنا جانشیں کیوں بنایا۔ آپ نے فرمایا بڑے کی عمر میرے بعد جلد ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کا انتقال

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وآلہٖ وبارک وسلم

۲۸ ذیقعد ۷۱۵ھ کو ہوا۔ انیس دن بعد ۷ اذی الحجہ ۷۱۵ھ کو آپ کے بڑے بیٹے حضرت خواجہ محمد وفات پا گئے جبکہ چھوٹے بیٹے ابراہیم نے ۷۹۳ھ میں وفات پائی۔ حضرت عزیزاں کا مزار مبارک خوارزم میں ہی ہے۔ حضرت عزیزاں کے اشعار میں یہ رباعی مشہور ہے۔

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت
وزتو نرہید زحمت آب و گلت
از صحبت وے اگر تبرا نکنی
ہرگز نکند روح عزیزاں بحلت

ترجمہ: ''جس شخص کے پاس تو بیٹھا اور تیری دلجمعی نہ ہوئی اور تیری آب وگل کی کدورت تجھ سے دور نہ ہوئی، اگر تو اس کی صحبت سے بیزار نہ ہوگا تو عزیزاں کی روح تجھے کبھی معاف نہ کرے گی''۔

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 13- خواجہ محمد باباسماسی قدس سرہٗ

طریقت میں آپکا انتساب حضرت عزیزاں سے ہے۔آپ کا مولد قریہ سماسی ہے۔ جب حضرت عزیزاں کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو آپ نے اپنے اصحاب میں سے خواجہ محمد بابا کو اپنی خلافت و نیابت کیلئے منتخب کیا۔ اور تمام اصحاب کو حکم دیا کہ ان کی اطاعت واتباع کریں۔آپ کی محویت اور استغراق کا یہ عالم تھا کہ موضع سماسی میں آپ کا ایک چھوٹا سا باغ تھا۔ جہاں کبھی کبھی انگوروں کی شاخوں کو اپنے دست مبارک سے تراشتے، مگر اس کام میں بہت دیر لگ جاتی۔ کیونکہ جب آپ انگور کی ایک شاخ کو کاٹتے تو غلبہ حال واستغراق کی وجہ سے آری آپکے دست مبارک سے گر پڑتی اور آپ بیخود ہو جاتے۔ جب ہوش میں آتے تو پھر شاخ انگور کو کاٹنے لگتے۔ پھر وہی کیفیت آپ پر طاری ہو جاتی، آپ نے خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی فرزندی میں قبول کیا۔ حضرت خواجہ نقشبند سے ہی منقول ہے کہ جب میری عمر اٹھارہ سال کے قریب ہوگئی تو میرے جدِّ امجد کو میرے نکاح کی فکر ہوئی۔ انہوں نے مجھے خواجہ محمد بابا قدس سرہٗ کے بلانے کیلئے قصر عارفاں میں بھیجا تاکہ ان کے قدم کی برکت سے یہ کام انجام کو پہنچے۔ جب میں انکی زیارت سے مشرف ہوا تو اسی رات آپ کی صحبت کی برکت سے مجھ میں بڑا تضرع و نیاز پیدا ہوا۔ رات کے آخری حصے میں اٹھ کر میں نے وضو کیا اور

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

آپ کی مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھی اور سر سجدے میں رکھ کر بہت دعا و تضرع کی۔ اسی اثنا میں میری زبان سے نکلا ''خدایا! مجھے بلا کا بوجھ اٹھانے اور اپنی محبت کی محنت برداشت کرنے کی قوت عطا فرما'' صبح کو جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے از روئے فراست و بصیرت میری رات کی سرگزشت سے آگاہ ہو کر فرمایا۔ اے فرزند! دعا میں یوں کہنا چاہئے۔ ''خدایا! اس بندہ ضعیف کو اپنے فضل و کرم سے اسی پر قائم رکھ جس میں تیری رضا ہے''۔ پھر فرمایا کہ بے شک خدا عزوجل کی رضا تو اس میں ہے کہ بندہ بلا میں مبتلا نہ ہو۔ حضرت بہاؤالدین نقشبند فرماتے ہیں کہ میرے باطن میں جب کوئی خطرہ پیدا ہوتا تو آپ فرماتے کہ باطن کی حفاظت چاہئے۔ ان حالات کے مشاہدے سے حضرت کی نسبت میرا یقین واعتقاد زیادہ ہوتا جاتا تھا۔

بعض رسائل میں آپ کا سن وصال ۱۰ جمادی الآخر ۷۵۵ھ لکھا۔ مزار مبارک موضع سماسی میں ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 14- خواجہ شمس الدین امیر کلال قدس سرہٗ

حضرت امیر کلال صحیح النسب سید ہیں۔ طریقت میں آپ کا انتساب حضرت بابا سماسی قدس سرہٗ سے ہے۔ آپ سماسی سے پانچ فرسنگ کے فاصلہ پر قریہ سوخار میں پیدا ہوئے۔ آپ کوزہ گری کا شغل رکھتے تھے فارسی زبان میں کلال کوزہ گر کو کہتے ہیں۔ جوانی میں کشتی لڑا کرتے تھے۔ اسی دوران حضرت بابا سماسی قدس سرہٗ سے ملاقات کا شرف ملا تو کشتی کے دنگل کو چھوڑ کر آپ کی صحبت میں آ گئے اور ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ حتیٰ کہ بابا سماسی قدس سرہٗ کی تربیت کے سایہ میں درجہ تکمیل وارشاد پر پہنچے۔

منقول ہے کہ متواتر آٹھ سال تک آپ ہمیشہ دوشنبہ اور جمعہ کے روز شام کی نماز سوخار میں پڑھتے اور نماز خفتن (عشاء) بابا سماسی قدس سرہٗ کے ساتھ سماسی میں ادا کرتے اور نماز فجر سوخار میں ادا کرتے۔ کسی کو بھی ان کے اس حال کی اطلاع نہ ہوئی۔ فرماتے ہیں کہ راہ خدا کسی پر نہیں کھلتا جب تک کہ وہ تقویٰ کو اپنا شعار نہ بنائے۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب آپ پیٹ میں تھے اگر اتفاقاً کوئی مشتبہ لقمہ میرے پیٹ میں چلا جاتا تو مجھ کو درد شکم ہو جاتا تاوقتیکہ میں قے نہ کر دیتی۔ جب چند بار یہ معاملہ وقوع میں آیا تو میں سمجھ گئی کہ اس کی وجہ یہ طفل ہے۔ اس کے بعد پھر میں نے لقمہ میں احتیاط رکھی۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وآلہٖ وبارک وسلم

جب آپ پر کمزوری غالب آ گئی تو اپنے فرزندوں اور دوستوں کو جمع کر کے کچھ وصیتیں کیں جن میں سے کچھ یہ ہیں ان سے آپ کی روحانی شخصیت واضح ہو کر سامنے آ جاتی ہے۔ طلب علم سے دور نہ ہو کیونکہ بہت سے آدمی اپنی بے علمی کے باعث تباہی کے بھنور میں گر پڑتے ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تم خدا داں بنو اور خدا خواں بھی بنو۔ اور ایسے کام میں مشغول رہو کہ جس سے دنیا کے خیال میں تمہارا دین نہ جاتا رہے۔ جان لو! کہ کپڑے کو پانی اور زبان کو خدا تعالیٰ کا ذکر اور تمہارے جسم کو نماز کا ہمیشہ ادا کرنا پاک کر دیتا ہے اور چاہئے کہ تم توبہ کرتے رہو کیونکہ توبہ تمام بندگیوں کا سر ہے۔ توبہ صرف زبان سے گناہ کی معافی طلب کر لینے کا نام نہیں بلکہ اپنے گناہوں پر دل سے پشیمان ہو، پھر آئندہ گناہ سے بچنے اور اسے نہ کرنے کی نیت کرو اور گریہ وزاری ایسی کرو کہ توبہ کا اثر اپنے باطن میں مشاہدہ کرو۔ تا کہ تائب کا نام تم پر صادق آئے۔ اسی طرح کئی اور وصیتیں فرمائیں۔

آپ کا سن وفات ۸ جمادی الثانیہ ۷۷۲ھ مذکور ہے۔ آپ کا مزار مبارک سوخار میں ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 15- خواجہ خواجگان خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ

خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ کی ولادت باسعادت ۴ محرم الحرام سنہ ۷۱۸ھ میں شہر بخارا سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر قصر عارفاں میں ہوئی۔ پیدائش سے پہلے حضرت بابا محمد سماسی نے آپ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی۔ پیدائش کے تیسرے روز آپ کے جدامجد آپ کو حضرت بابا قدس سرہٗ کی خدمت میں لے گئے انہوں نے آپ کو اپنی فرزندی میں قبول کیا اور اپنے خلیفہ سید امیر کلال سے آپ کی تربیت کے بارے میں عہد لیا۔ لڑکپن ہی سے ولایت کے آثار اور کرامت و ہدایت کے انوار آپ کی پیشانی سے ظاہر ہوتے تھے۔

آپ کو آداب طریقت کی تعلیم بظاہر سید امیر کلال نے دی مگر حقیقت میں آپ اویسی ہیں۔ کیونکہ آپ کی تربیت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی روحانیت سے ہوئی۔ حضرت خواجہ نقشبند فرماتے ہیں کہ اوائل احوال میں ایک دفعہ 9 ماہ تک فیض کا دروازہ مجھ پر بند رہا، میں کمزور ہوگیا۔ میں نے چاہا کہ مخلوق کی خدمت و ملازمت میں مشغول ہو جاؤں۔ اس حال میں میرا گزر ایک مسجد پر ہوا۔ جس پر یہ شعر لکھا ہوا تھا کہ

اے دوست بیا کہ ما ترائیم
بیگانہ مشو کہ آشنائیم

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

جب میں نے یہ شعر پڑھا مجھ پر رقت طاری ہوئی اور عنایت
الٰہی سے وہ دروازہ پھر مجھ پر کھل گیا۔

اپنے مقام کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان بایزید، شیخ جنید، شیخ شبلی اور منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہم کے مقامات کی سیر کی جہاں وہ پہنچے تھے میں بھی وہاں پہنچا یہاں تک کہ صفات انبیاء کی سیر میں ایسی بارگاہ میں پہنچا جس سے بڑی کوئی بارگاہ نہ تھی میں نے جان لیا کہ یہ بارگاہِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

حضرت خواجہ فقیر تھے اور ہمیشہ فقر کی تائید کیا کرتے تھے۔ فرماتے ہم نے جو کچھ پایا ہے محبت فقر سے پایا ہے۔ طعام میں حلال کی رعایت اور شبہات سے اجتناب میں نہایت احتیاط فرمایا کرتے تھے باوجود کمال فقر کے آپ میں ایثار اعلیٰ درجے کا تھا۔ جو شخص آپ کی خدمت میں ہدیہ لاتا، اتباع سنت میں اسی قدر یا اس سے زیادہ احسان فرماتے، آپ کا گزارہ زراعت پر تھا۔ ہر سال کچھ جو اور کچھ ماش بوتے، بیج، زمین اور بیلوں سے کام لینے میں احتیاط برتتے۔ اکابر علماء آپ کا طعام بطور تبرک کھایا کرتے۔ اگر کوئی شخص کفگیر کو غصے یا کراہت کی حالت میں مارتا۔ آپ اس کھانے کو نہ کھاتے اور فرماتے جو کام غضب وغفلت یا کراہت ودشواری سے کیا جائے اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس میں نفس وشیطان کا دخل ہو جاتا ہے۔ طعام سے اچھا نتیجہ کب پیدا ہو سکتا ہے جب اس طعام کو وقوف وآگاہی سے کھایا جائے کیونکہ اعمال صالحہ اور افعال حسنہ کی توفیق رزق حلال سے ملتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

حضرت خواجہ علاء الدین عطار قدس سرہٗ کا بیان ہے کہ حضرت خواجہ کے انتقال کے وقت ہم سورہ یٰسٓ پڑھ رہے تھے۔ جب سورہ نصف ہوئی تو انوار ظاہر ہونے لگے ہم کلمہ پڑھنے میں مشغول ہو گئے اس کے بعد حضرت خواجہ کا سانس منقطع ہو گیا۔ حضرت بہاء الدین قدس سرہٗ کی عمر مبارک پورے تہتر سال تھی۔ آپ نے ۳ ربیع الاوّل ۷۹۱ھ میں وفات پائی، مزار مبارک قصر عارفاں میں ہے۔ اس راستے میں وجود کی نفی اور نیستی اور اپنے تئیں کم سمجھنا بڑا کام ہے۔

مقصد حقیقی کی دولت کا حاصل ہونا قبولیت پر موقوف ہے۔ ایک دن ایک لڑکا گھر سے نکلا قرآن شریف اس کے پاس تھا۔ اس نے حضرت خواجہ کو سلام کیا۔ جب آپ نے قرآن مجید کھولا تو یہ آیت نکلی۔

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ

ترجمہ: اور ان کا کتا اپنے دونوں ہاتھ چوکھٹ پر پھیلا رہا ہے۔

حضرت خواجہ نے فرمایا کہ امید ہے کہ ہم وہ ہوں گے۔

تیرا حجاب تیرا وجود ہے۔ ''دع نفسک وتعال'' یعنی اپنے نفس کو دروازے پر چھوڑ اور اندر جا۔ شیخ عبدالرحمٰن نے اپنی کتاب حقائق التفسیر میں آیت فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ کی تفسیر میں ارباب حقیقت میں سے ایک سے نقل کیا ہے کہ تو استقامت کا طالب بن اور کرامت کا طالب نہ بن کیونکہ تیرا رب تجھ سے استقامت طلب کرتا ہے اور تیرا نفس تجھ سے کرامت طلب کرتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

صلی اللہ علٰی حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وّآلہٖ وبارک وسلّم

# 16- خواجہ علاؤالدین عطار قدس سرہٗ

آپ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اوّل اور نائب مطلق تھے۔ آپ کا نام مبارک محمد بن محمد بخاری ہے۔ آپ کا تعلق خوارزم سے ہے۔ آپ بخارا میں ہی تحصیل علوم میں مشغول ہو گئے۔ طالب علمی ہی کے زمانے میں آپ کا عقد حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہو گیا۔ جب طریق حق کی طلب آپ کے دل میں پیدا ہوئی تو علوم رسمی کا مطالعہ چھوڑ کر حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور طریقہ اخذ کیا۔ حضرت خواجہ نقشبند کی آپ پر خاص نظر تھی۔ چنانچہ آپ حضرت خواجہ نقشبند بزرگ کی توجہات عالیہ سے بہت جلد درجہ کمال پر پہنچ گئے۔ حضرت خواجہ اپنی حیات میں ہی بہت سے طالبوں کی تربیت آپ کے سپرد کر دیتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ علاء الدین نے ہمارا بوجھ بہت ہلکا کر دیا ہے۔ آپ سے بہت سے انوار و آثار ولایت بدرجہ اتم واکمل ظہور میں آئے سید شریف جرجانی بارہا فرمایا کرتے تھے کہ جب تک میں خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے مشرف نہ ہوا، میں نے خدا کو نہ پہچانا۔

آپ مرض موت میں حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کو موجود دیکھتے اور ان سے باتیں کرتے اور ان کی باتوں کو سنتے تھے۔ حضرت خواجہ علاء الدین عطار قدس سرہٗ نے فرمایا: "ریاضت سے مقصود تعلقاتِ جسمانی کی پوری نفی

صلی اللہ علٰی حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وّآلہٖ وبارک وسلّم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وآلہٖ وبارک وسلم

اور عالم ارواح و عالم حقیقت کی طرف توجہ تام ہے"۔

بڑے بڑے مشائخ قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم کا ارشاد ہے "التوفیق مع السعی"، توفیق کوشش کے ساتھ ہے۔ اسی طرح مرشد کی روحانیت کی مدد طالب کے لئے بقدر کوشش طالب کے ہوتی ہے۔ جو شیخ مقتدا کے امر سے ہو۔ بغیر اس کوشش کے مرشد کی مدد کو بقا نہیں۔ کیونکہ طالب کی طرف شیخ کی توجہ چند روز سے زیادہ باقی نہیں رہتی۔ مشائخ کبار قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم کے مزارات سے زیارت کرنے والا اسی قدر فیض لے سکتا ہے جس قدر اس نے بزرگ کی صفت کو پہچانا ہے اور اس کی صفت کی طرف متوجہ اور اس میں مستغرق ہوا ہے۔ اگرچہ مزارات مقدسہ کی زیارت میں ظاہری قرب کا بہت اثر ہے، لیکن حقیقت میں ارواح مقدسہ کی طرف توجہ کیلئے ظاہری دوری مانع نہیں ہے۔

۲ رجب ۸۰۲ھ میں آپ بیمار ہو گئے اور ۱۸ رجب ۸۰۲ھ کو نماز عشاء کے بعد وصال فرمایا۔ مزار مبارک قصبہ چغانیاں میں ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ و بارک وسلم

## 17- مولانا یعقوب بن عثمان چرخی قدس سرہٗ

آپ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے اصحاب میں سے ہیں۔ چونکہ آپ کی تکمیل حضرت خواجہ علاء الدین عطار سے ہوئی۔ اس سبب سے ان ہی کے خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ دراصل چرخ سے ہیں۔ ابتدائے احوال میں کچھ مدت جامع ہرات میں اور کچھ مدت دیار مصر میں تحصیل علوم میں مشغول رہے ہیں علوم ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو سلوک کا خیال آیا۔ تو حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بخارا میں ان کی صحبت سے فیض حاصل کیا اور ان کے کرم عمیم سے توجہ پائی۔ یہاں تک کہ خدائے بے نیاز کی ہدایت سے انہیں یقین آیا کہ حضرت خواجہ خواص اولیاء اللہ سے ہیں اور کامل اکمل ہیں۔ اس حوالے سے آپ نے کلام اللہ سے فال لیا تو یہ آیت مبارک نکلی کہ:

"اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ"

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے پس تو ان کی ہدایت کی پیروی کر۔

آپ نے فرمایا "علم دو ہیں ایک قلب کا علم اور یہ نبیوں اور رسولوں کا علم ہے۔ دوسرا زبان کا علم اور یہ علم بنی آدم پر حجت ہے۔ امید ہے کہ علم باطن سے تجھے حصہ ملے گا۔ پھر فرمایا کہ حدیث پاک میں ہے:

"جب تم اہل صدق کی صحبت میں بیٹھو تو ان کے پاس صدق سے بیٹھو۔ کیونکہ وہ دلوں کے جاسوس ہیں۔ تمہارے دلوں میں

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ و بارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

داخل ہو جاتے ہیں اور تمہارے ارادوں کو دیکھ لیتے ہیں"۔

بعدازاں حضرت خواجہ نے آپ کو بخارا جانے کی اجازت دے دی کچھ مدت وہاں رہے تو حضرت خواجہ کی وفات کی خبر پہنچی آپ کو شدید رنج ہوا اور یہ خوف غالب آ گیا کہ کہیں پھر دل اور طبیعت دنیا کی طرف مائل نہ ہو جائے اور طلب کی خواہش نہ رہے۔ آپ نے خواجہ کو روحانیت میں دیکھا کہ آپ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور یہ آیت پڑھی:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِكُمْ

ترجمہ: اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ان سے پہلے بہت رسول ہو چکے پھر کیا اگر وہ مر گئے یا مارے گئے تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے"۔

ایک دفعہ آپ نے حضرت خواجہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ میں آپ کو قیامت میں کس عمل سے پاؤں فرمایا تشرع سے یعنی شریعت پر عمل کرنے سے پا سکتے ہو۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہٗ صاحب تصانیف بھی ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کے آخری دو پاروں کی تفسیر لکھی ہے جس کے مطالعہ سے بڑا ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے۔ رسالہ انسیہ بھی آپ کی تصنیف ہے جس میں آپ نے حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ کے حالات درج کئے ہیں۔ آپ ۵ صفر المظفر ۸۵۱ھ کو خالق حقیقی سے جا ملے مزار مبارک قریہ ہلفتو میں ہے جو کہ ماوراالنہر کے مضافات میں سے ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 18- خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار قدس سرہٗ

آپ کا نام مبارک عبید اللہ ہے ناصر الدین لقب ہے کیونکہ آپ سے دین اسلام کو نصرت پہنچی احرار بھی آپ کا لقب ہے جو اصل میں خواجہ احرار ہے۔ اہل اللہ کے نزدیک حر (جمع احرار) اسے کہتے ہیں جو عبودیت کی حدود کو بدرجہ اکمل قائم کر لے اور اغیار کی رقیت (غلامی) سے نکل جائے۔ آپ ماہِ رمضان ۸۰۶ھ میں باغستان میں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے بعد چالیس دن تک ایام نفاس کے دنوں میں اپنی ماں کا دودھ نہ پیا، غسل کے بعد پینا شروع کر دیا۔ لڑکپن سے ہی رشد و سعادت کے آثار اور قبول عنایت الٰہی کے انوار آپ کی پیشانی میں نمایاں تھے۔

خواجہ فضل اللہ ابو اللیث جو سمرقند کے اکابر علماء سے تھے فرماتے تھے کہ ہم خواجہ عبید اللہ کے باطن کے کمال کو نہیں جانتے مگر اتنا جانتے ہیں کہ انہوں نے بحسب ظاہر علوم رسمی سے بہت کم پڑھا ہے۔ اور کوئی ایسا دن کم ہی ہوگا کہ وہ تفسیر قاضی بیضاوی میں کوئی شبہ ہمارے سامنے پیش کریں اور ہم سب اس کے حل سے عاجز نہ آئے ہوں۔

حضرت خواجہ عبید اللہ نے مولانا یعقوب کی خدمت میں پہنچ کر ان کے دست اقدس پر بیعت کی۔ اور کم و بیش ایک سال ان کی خدمت میں رہے اور واپس تاشکند آ کر ایک شخص کی شراکت سے زراعت کا کام شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت زیادہ ترقی دی۔ آپ کے مال و منال، گلہ و مواشی

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

اور اسباب واملاک اندازہ کی حد سے زائد تھے۔ مگر یہ سب درویشوں کیلئے تھا۔ حضرت مولانا جامی یوسف زلیخا میں آپکی منقبت میں یوں لکھتے ہیں کہ:

ازاں دانہ کزو آدم بنا کام
زبستان بہشت آمد بدیں دام
ہزارش بزرعہ درزیر کشت است
کہ زاد زرفتن راہ بہشت است
دریں مزرعہ فشاند تخم دانہ
درآں عالم کند انبار خانہ

ترجمہ: جس دانہ سے حضرت آدم علیہ السلام ناچار باغ بہشت سے اس (جال) دنیا میں آئے۔ ان کے ہزار کھیت زیر کاشت ہیں جو راہ بہشت میں چلنے کا توشہ ہیں۔ وہ اس کھیت (دنیا) میں بیج بو رہے ہیں اور اس (آخرت) عالم میں ذخیرہ کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہماری زبان دل کا آئینہ ہے اور دل روح کا آئینہ ہے اور روح حقیقت انسانی کا آئینہ ہے اور حقیقت انسانی حق وسبحانہٗ وتعالیٰ کا آئینہ ہے۔ اس لئے زبان کو حقائق کائنات اور اس میں موجود حکمتوں کو بیان کرنے کیلئے استعمال کرنا چاہئے۔ آپ نے ۲۹ ربیع الاوّل ۸۹۵ھ کو انتقال فرمایا۔ آپ کا مرقد مبارک محلہ خواجہ کفشیر میں محوطہ ملایاں میں ہے۔

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وّاٰلہٖ وبارک وسلم

# 19- مولانا محمد زاہد وخشی قدس سرہٗ

آپ کا انتساب طریقہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ احرار سے ہے۔ خواجہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد آپ تک پہنچا تو حصار سے سمرقند کی طرف روانہ ہوئے اور سمرقند پہنچ کر حضرت خواجہ کے مسکن سے تین کوس کے فاصلے پر محلّہ وانسرا میں اترے۔ حضرت خواجہ کو بذریعہ کشف معلوم ہوگیا کہ مولانا زاہد ہماری ملاقات کیلئے آرہے ہیں۔ آپ کے دل میں آیا کہ مولانا کے استقبال کیلئے نکلیں، عین دوپہر کے وقت آپ نے فرمایا کہ سواری کا اونٹ لاؤ۔ آپ اس پر سوار ہوگئے تمام مریدین ساتھ تھے۔ اونٹ کو آپ نے اس کے حال پر چھوڑ دیا کہ جہاں چاہے چلا جائے۔ اونٹ حضرت خواجہ کو مولانا کی قیام گاہ پر پہنچ کر رک گیا۔ مولانا محمد زاہد قدس سرہٗ کو جب حضرت خواجہ احرار کی آمد کی خبر پہنچی تو بے اختیار دوڑ کر آئے اور قدم بوسی سے استقبال کیا۔ مولانا نے خلوت میں اپنے واردات اور معاملات کو حضرت خواجہ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت نے آپکو بیعت کر کے اسی مجلس میں درجہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ اور خلافت عطا کر کے وہیں سے رخصت کر دیا۔ بعض اصحاب نے یہ اعتراض کیا کہ مولانا کو پہلی ہی صحبت میں خلافت عطا فرما دی۔ جبکہ ہم برسوں سے آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ مولانا زاہد چراغ اور تیل بتی تیار کر کے آئے تھے ہم نے اس کو صرف روشن کر کے رخصت کر دیا۔ یہ معاملہ حضرت خواجہ کے تصرف عظیم اور مولانا کے کمال استعداد وقابلیت پر دلالت کرتا ہے۔

مولانا محمد زاہد قدس سرہٗ کا وصال ربیع الاوّل ۹۳۶ھ میں ہوا۔ آپ کا وصال مقام وخش پر ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وّاٰلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# 20- مولانا درویش محمد قدس سرہٗ

مولانا درویش محمد کو اپنے ماموں مولانا زاہد سے خلافت ہے۔ خواجہ درویش محمد بیعت سے پندرہ سال پہلے زہد و ریاضت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک دن بھوک کی شدت میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور فرمایا کہ اگر صبر و قناعت مطلوب ہے تو خواجہ محمد زاہد کی خدمت میں جاؤ وہ تمہیں صبر و قناعت سکھا دیں گے۔ یہ سن کر حضرت مولانا خواجہ ممدوح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درجہ تکمیل کو پہنچے۔ ورع و تقویٰ، عمل عزیمت اور حفظ نسبت میں آپ شان عظیم رکھتے تھے۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے تا کہ کسی کو آپ کے حال و کمال سے آگاہی نہ ہونے پائے۔ ایک روز کسی درویش کا گزر آپ کے شہر سے ہوا آپ ان سے ملنے تشریف لے گئے۔ آپ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ درویش نے آپکے والد سے خوب معانقہ کیا اور دیر تک بغلگیر رہے۔ پھر شیخ دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے اور میرے والد بھی، بعد ازاں والد ماجد نے اجازت چاہی تو وہ چند قدم والد صاحب کے ساتھ چلے اور رخصت کر دیا۔ آپ کے آنے کے بعد شیخ نے حاضرین مجلس سے پوچھا کہ یہاں کہ طالبان خدا اس درویش کے پاس بہت آمد و رفت رکھتے ہوں گے تو لوگوں نے کہا کہ یہ کوئی شیخ نہیں بلکہ ایک ملا ہے جو بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔ شیخ نور الدین نے فرمایا کہ یہاں کے

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

لوگ کیسے اندھے ہیں اور مردہ دل ہیں جو ایسے درویش کامل سے فائدہ وفیض حاصل نہیں کرتے۔ جب شیخ کا یہ کلام مشہور ہوا تو لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمت میں آنے لگے۔ مگر آپ ہمیشہ گوشہ نشینی اور گمنامی کی لذت کو یاد کیا کرتے تھے۔ خلق خدا کی آمدورفت سے دل تنگ ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی ترکِ درویش کا آپ کے شہر سے گزر ہوا اس نے کہا یہاں ایک مردِ خدا کی بو آتی ہے اور مولانا درویش محمد کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت مولانا درویش محمد کی تاریخ وصال ۱۹ محرم الحرام ۹۷۰ھ ہے مزار شریف اسقرار میں ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

## 21-مولانا خواجگی امکنگی قدس سرہٗ

آپکا اسم مبارک خواجگی ہے۔ جس کے لفظی معنی منسوب بہ خواجہ ہیں۔ آپ بخارا کے ایک دیہات امکنہ میں رہا کرتے تھے۔ اسی گاؤں کی طرف آپ کو منسوب کر کے امکنگی بولا جاتا ہے۔ آپ کی ظاہری و باطنی تربیت اپنے والد بزرگوار خواجہ درویش محمد قدس سرہٗ سے ہے۔ اور انہی سے آپ کو خلافت ہے۔ تیس برس تک مسند خلافت پر رونق افروز رہے عمر رسیدگی کے باوجود بھی آنے جانے والوں کی خدمت خود کرتے انکے لئے کھانا لاتے اور اکثر اوقات تو مہمانوں کے خادموں اور ان کی سواریوں کی بھی خود خبر گیری کیا کرتے تھے۔ عابد و زاہد اور صاحب کرامات تھے۔ تصرف باطنی کا عالم یہ تھا کہ علماء و فضلاء اور امراء و فقراء استفادہ کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ بلکہ ملوک و سلاطین آپ کے آستانہ عالیہ کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے تھے۔

عبداللہ خان والی توران نے خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان خیمہ کھڑا ہے۔ جس میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف رکھتے ہیں۔ ایک بزرگ بارگاہ کے دروازے پر عصا ہاتھ میں لئے خلائق کے معروضات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے جواب لا رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بزرگ کے ہاتھ ایک تلوار مجھے ارسال فرمائی۔ اور انہوں نے آ کر میری کمر میں لٹکا دی۔ اس کے بعد



Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

عبداللہ خان کی آنکھ کھل گئی۔ خان موصوف نے بزرگ کا حلیہ بتا کر تلاش شروع کر دی۔ آخر کار ایک مصاحب نے عرض کیا کہ اس حلیہ کے بزرگ مولانا خواجگی ہیں۔ بادشاہ بڑے شوق سے ہدیہ وتحائف لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ کا حلیہ بعینہٖ وہی پایا جو خواب میں دیکھا تھا۔ نہایت تواضع اور نیاز مندی سے نذرانہ قبول کرنے کی درخواست کی فرمایا فقر کی حلاوت نامرادی اور قناعت میں ہے۔ اس کے بعد بادشاہ ہر روز صبح کے وقت نہایت انکساری کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ حضرت مولانا نے اپنی وفات سے چند روز قبل اپنے خلیفہ خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہٗ کو ایک خط میں دو شعر تحریر فرمائے۔

زماں تازماں مرگ یاد آیدم
ندانم کنوں تاچہ پیش آیدم
جدائی مبادا مرا از خدا
دگر ہرچہ پیش آیدم شایدم

اس خط کے پہنچتے ہی حضرت کی وفات کی خبر بھی خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہٗ کو پہنچی آپ کی عمر نوے سال تھی۔ تاریخ وصال ۱۰۰۸ھ ہے۔ آخری آرام گاہ بھی امکنہ میں ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# 22- حضرت خواجہ محمد باقی عرف باقی باللہ قدس سرہٗ

حضرت خواجہ محمد باقی عرف باقی باللہ قدس سرہٗ کو مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت ہے۔ حضرات خواجہ ۹۷۱ھ کو کابل میں پیدا ہوئے لڑکپن ہی سے بزرگی وہمت اور تجرید وتفرید کے آثار آپ کی پیشانی سے ظاہر تھے۔ مولانا صادق حلوائی سے جو اس زمانہ میں علماء کبار سے تھے، آپ نے علوم رسمی کی تعلیم شروع کی اور مولانا کی رفاقت میں ماوراءالنہر چلے گئے اور اپنی علو فطرت کے سبب سے تھوڑے ہی عرصے میں اپنے ہم عصروں میں امتیاز حاصل کیا۔ حضرت خواجگی امکنگی قدس سرہٗ کی خدمت تک رسائی ہوئی تو خوشی ورغبت سے ان سے بیعت ومصافحہ کرکے خواجگان کا طریقہ حاصل کیا۔ آپ نے تین دن رات تک حضرت باقی باللہ قدس سرہٗ کو اپنی صحبت میں رکھا اور خلافت کی اجازت دے کر فرمایا کہ اب تمہارا کام بعنائیت الٰہی اس سلسلہ عالیہ کے اکابر کی روحانیت کی تربیت سے انجام کو پہنچا ہوا ہے۔ اب تم پھر ہندوستان میں جاؤ تاکہ تمہارے ذریعہ سے یہ سلسلہ عالیہ وہاں پوری رونق پائے اور وہاں کے عالی قدر مستفید تمہاری برکت اور تربیت سے کامیابی حاصل کریں۔ آپ نے اپنی عاجزی وانکساری کے سبب بہت سے عذر پیش کئے مگر مولانا اصرار سے باز نہ آئے۔ استخارہ کیا، اس سے بھی حضرت مولانا ہی کی تائید ہوئی۔ اس لئے ناچار آپ کو ہندوستان آنا پڑا۔ حضرت خواجہ کی زبان پر بے ساختہ یہ شعر جاری ہوا کہ:

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

مے گزشتم زغم آسودہ کہ ناگہ زکمیں
عالم آشوب نگاہے سر راہم بگرفت

ترجمہ: ''میں غم سے آسودہ جارہا تھا کہ اچانک گھات میں سے ایک جہاں آشوب نگاہ نے مجھے راستے میں گھیر لیا''۔

آپ کی شخصیت میں تواضع وانکساری اس قدر غالب تھی کہ اگر کسی طالب سے کوئی خطا سرزد ہوجاتی تو فرماتے یہ فقیر بیچارے کیا کریں۔ یہ تو ہماری ہی بدصفتی کا اثر ہے جوان پر منعکس ہورہا ہے۔ حضرت خواجہ کی شفقت وترحم کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ لاہور میں قحط پڑا آپ اسی شہر میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے کئی دن تک کھانا نہ کھایا۔ جس وقت کھانا آگے رکھا جاتا تو فرماتے کہ یہ انصاف سے بعید ہے کہ ایک تو کوچہ میں بھوک کے مارے جان دے رہا ہو اور ہم کھانا کھائیں۔ آپ کھانا بھوکوں کیلئے بھیج دیتے اور آپ قوت روحانی پر گزارہ کرتے۔

آپ کی ہیبت ودہشت اس قدر تھی کہ غافل وبے خبر لوگ بھی جب آپ کو دیکھتے تو انہیں بمصداق حدیث ''اذا راؤا ذکروا اللہ'' خدا یاد آجاتا۔ چنانچہ ایک روز آپ کا گزر ایک ہنود کی بستی پر ہوا جہاں کے باشندے کھیتی باڑی کا کام کیا کرتے تھے۔ جونہی ان کی نظر آپ پر پڑی ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ شخص عجیب ہے اس کو دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے۔

ستر احوال، دید تصور، عزلت نشینی وگمنامی آپ کا شیوہ تھا۔ سادات وعلماء کی تعظیم میں مبالغہ فرمایا کرتے تھے اور جزوی وکلی عملیات میں فقہائے متورع

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ لقمے میں بہت احتیاط فرماتے تھے اور لقمے کی طرح نماز میں یہاں تک احتیاط فرماتے کہ جماعت کی صف بندی میں اپنی جانب اپنے خالص اصحاب میں سے کسی کو کھڑا کرتے اگر بیگانہ ہوتا تو فوراً اس کی غفلت ونقصان مع خطرات کے آپ کے آئینہ قلب میں منعکس ہو جاتا تھا۔

جمادی الاخریٰ ۱۰۱۲ھ میں امراض جسمانی نے آپ پر غلبہ پایا۔ ان دنوں آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ احرار رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ فرمار ہے ہیں کہ پیراہن پہنو۔ یہ خواب بیان کرکے آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ اگر ہم زندہ رہے تو ایسا ہی کریں گے ورنہ کفن بھی ایک طرح کا پیراہن ہی ہے۔ جمادی الاخریٰ کی پچیسویں تاریخ کو جب دن تھوڑا رہ گیا تو آپ اسم ذات کے ذکر میں مشغول ہو گئے اور اسی روز اللہ اللہ کہتے وصال فرمایا۔

آپ کے مدفن کے حوالے سے یہ عجیب بات دیکھنے میں آئی کہ ایک جگہ آپ کی قبر کھودی گئی لیکن جب درویشوں نے جنازہ اٹھایا تو ان پر ایک کیفیت طاری ہوئی دیوانگی میں تابوت کو اس مقام پر نہ اتارا جہاں قبر کھودی گئی تھی بلکہ ایک اور زمین پر جا اتارا۔ اتارنے کے بعد دیکھتے ہیں کہ یہ وہ زمین ہے جہاں آپ نے وضو کرکے دوگانہ ادا فرمایا تھا۔ اٹھتے وقت کچھ خاک دامن مبارک پر لگ گئی، آپ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا تھا کہ اس جگہ کی خاک ہمارے دامن گیر ہوگئی اس لئے درویشوں نے اسی جگہ آپ کو سپرد خاک کیا۔ آپ کا مزار مبارک خواجہ حسام الدین کی کوشش سے نہایت زینت سے تیار ہوا لیکن وصیت کے مطابق مرقد مبارک پر گنبد نہیں بنایا گیا بلکہ صرف ایک چبوترہ بنا دیا گیا۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 23- حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ

آپ کا نسب شریف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کے پندرہویں جد شیخ شہاب الدین علی ہیں جن کا لقب فرخ شاہ ہے۔ آپ سلاطین کابل کے بڑے امراء میں سے تھے۔ آپ وہ پہلے مسلمان امیر ہیں جنہوں نے غزنی و کابل سے ہندوستان تک دین اسلام کو رواج دیا۔ حضرت مجدد کے چھٹے جد امجد امام رفیع الدین ہیں جو علم ظاہر و باطن کے جامع تھے۔ آپ کو خلافت سید جلال الدین بخاری معروف بہ مخدوم جہانیاں سے ہے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان میں سکونت اختیار کی۔ شہر سرہند کی بناء آپ ہی سے ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 14 شوال 971 ہجری کو شہر سرہند میں ہوئی۔ آپ کی ولادت سے قبل آپ کے والد نے خواب دیکھا کہ ہر سو ظلمت پھیل گئی ہے۔ سور بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اسی دوران میرے سینے سے نور نکلا اس میں ایک تخت جس پر کوئی شخص تکیہ لگائے ہوئے ہے نکلا۔ اس کے سامنے تمام ظالموں، زندیقوں اور ملحدوں کو بکرے کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے اور کوئی شخص بلند آواز سے کہتا ہے:

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔

اس کی تعبیر حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ کے بعد یہ بیان کی کہ

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جس سے الحاد و بدعت کی تاریکی دور ہوگی اور یہ تعبیر بالکل درست نکلی۔

طلب علم کی غرض سے آپ کو مکتب میں داخل کرایا گیا تو تھوڑی مدت میں قرآن کریم حفظ کرلیا۔ اکثر علوم متداولہ آپ نے اپنے والد ماجد سے حاصل کئے۔ اس کے بعد آپ نے سیالکوٹ سے محقق مولانا کمال کشمیری سے معقولات کی بعض کتابیں اور حدیث پاک کی بعض کتابیں مولانا یعقوب کشمیری سے پڑھیں۔ الغرض آپ سترہ سال کی عمر میں علوم ظاہری کی تحصیل کے سب مرحلے طے کرکے اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوکر تدریس میں مشغول ہوئے۔ اسی دوران آپ نے عربی، فارسی میں متعدد رسالے نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ تحریر فرمائے۔ چنانچہ رسالہ تہلیلیہ، رسالہ اثبات نبوت اور رسالہ ردّ شیعہ انہی رسائل میں سے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے مکتوبات کی تین جلدیں ہیں۔ پہلی جلد ۱۰۲۵ھ میں دوسری جلد ۱۰۲۸ھ میں اور تیسری جلد ۱۰۳۱ھ میں اختتام کو پہنچی۔

حضرت شیخ زیارتِ روضۂ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے روانہ ہوئے راستے میں دہلی پہنچے تو ایک دوست مولانا حسن کشمیری نے حضرت باقی باللہ کی بہت تعریف کی اور ان سے ملنے کو کہا۔ حضرت مجدد جب حضرت خواجہ کی بارگاہ میں آئے تو آپ نے فرمایا اگرچہ تم سفر مبارک کا ارادہ رکھتے ہو لیکن کچھ مدت کم از کم ایک ہفتہ فقراء کی صحبت میں رہو تو کیا حرج ہے ابھی دو روز گزرے تھے کہ حضرت خواجہ کے کشش وتصرف سے آپ پر طریقہ

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

نقشبندیہ کو اخذ کرنے کا شوق غالب ہوا۔ آپ نے حضرت خواجہ سے عرض کیا اور انہوں نے بغیر استخارہ کے فوراً اپنے سلسلہ میں داخل کر لیا۔ خلوت میں لے جا کر توجہ شروع کی اسی وقت آپ کا دل ذاکر ہو گیا۔ روز بروز ترقیات و عروجات ظاہر ہونے لگے۔ حضرت خواجہ فرماتے کہ شیخ احمد کی سرعت سیر کا سبب یہ ہے کہ وہ محبوب و مراد ہیں۔ حضرت شیخ پر رسول کریم ﷺ کی محبت کا غلبہ اس قدر تھا کہ ایک روز درویشوں کی جماعت میں فرمایا:

''محبت آنسرور بہ نہجے مستولی شدہ است کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ رابواسطہ آں دوست مے دارم کہ رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است''۔

ترجمہ: ''آنسرور (آقاء نامدار) علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اس طرح غالب آ گئی ہے کہ میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو اس لئے دوست رکھتا ہوں کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب ہیں''۔

حضرت شیخ کی سب سے بڑی کرامت آپکے مکتوبات و دیگر تصانیف ہیں جن میں وہ نادر علوم و معارف الہامیہ درج ہیں جو سنت و شریعت کے عین موافق ہیں۔ ایک طرف آپ نے سترہ برس کی قلیل عمر میں علوم ظاہری سے فارغ ہو کر تدریس و رسائل کے ذریعے تبلیغ کا کام شروع کیا دوسری طرف حضرت خواجہ کے وصال کے بعد ان کے مسترشدین کے استفادہ باطنی کو بھی جاری رکھا۔ آپ کے کمالات عالیہ کی برکت اور انوار صحبت کے فیض سے سلسلہ نقشبندیہ تھوڑے ہی عرصہ میں دور دور شائع ہو گیا اور پھر ہندوستان سے

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

باہر دیگر ممالک میں بھی پھیلنے لگا۔ آپ کے سلسلہ عالیہ میں جنوں کا بادشاہ مع اپنے لشکر داخل ہو گیا اور اپنے اپنے خلفاء حق کی ہدایت کیلئے مختلف ملکوں جیسے ستر اہل ارادت ترکستان اور قبچاق بھیجے۔ چالیس کے قریب روم وشام کو بھیجے، دس معتبر کاشغر روانہ کئے اور تین بڑے خلفاء کو توران، بدخشان اور خراسان کی طرف رخصت کیا۔ ان خلفاء کو ہر جگہ سے بہت پذیرائی ملی۔ اس طرح یہ سلسلہ بھی دور تک پھیل گیا۔ حضرت شیخ احمد عبادات و عادات میں نہایت احتیاط برتتے اور ہمیشہ سنت کی پیروی کرتے، صبر و شکیب، رضا و تسلیم، حسب حال ہر ایک کی تعظیم، لوگوں پر شفقت، صلہ رحمی، ارباب حقوق کی رعایت، مریضوں کی عیادت، سلام میں سبقت، کلام میں نرمی آپ کا شیوہ حسنہ تھا۔

آپ اپنے آخری ایام میں تنہائی زیادہ پسند کرنے لگے۔ اکثر آپ لقائے سبحانہٗ وتعالیٰ کے شوق میں رو پڑتے۔ مرض کی حالت میں خیرات وصدقات بکثرت وقوع میں آئے۔ ۱۲ محرم الحرام ۱۰۳۴ھ کو آپ نے فرمایا کہ ابھی مجھے بتایا گیا ہے کہ چالیس پچاس دن کے درمیان تجھے اس جہان سے اس جہان جانا پڑے گا۔ اور میری قبر مجھے دکھائی گئی۔ اگرچہ آپ پر ضعف غالب آ گیا لیکن عبادات و وظائف کے اوقات میں ذرا بھر بھی فرق نہ آیا۔ حتیٰ کہ اپنی ظاہری حیات کی آخری رات کو تیسرے پہر اٹھ کر وضو کیا نماز تہجد ادا فرمائی۔ اور پھر نماز فجر با جماعت ادا کی۔

حسب عادت مراقبہ کیا اشراق بڑی دلجمعی سے ادا فرمائی اور بستر پر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق لیٹ گئے۔ اس رات آپ بار بار

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

یہ مصرعہ پڑھتے کہ

"اج ملاوا کنت سوں سکھی سب جگ دیتواں وار"

ترجمہ: "اے محرم! آج وصال دوست ہے میں تمام جہان نثار کرتا ہوں"۔

لیٹنے کے بعد آپ کے آخری لمحات میں صرف آپ کی زبان مبارک پر ذکر الٰہی جاری تھا۔ ابھی دن کا پہلا پہر تھا کہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ کو تریسٹھ برس کی عمر میں تریسٹھ دن بیمار رہ کر اس جہان فانی سے اللہ اللہ کہتے ہوئے وصال فرمایا اور اس قبہ منورہ میں جو خود آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے خواجہ محمد صادق کے مرقد پر تعمیر فرمایا تھا دفن ہوئے۔

آپ فرماتے کہ اللہ جل شانہٗ کسی طالب کی اس طرح کے پیر کامل کی طرف رہنمائی کر دیں تو اسے چاہئے کہ ان کے وجود کو غنیمت سمجھے اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دے حاصل کلام یہ کہ اپنی نفسانی خواہش کو اس کی رضا کے تابع کر دے۔

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# 24- خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ

آپ حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ و فرزند سوم تھے، آپ کی ولادت ۱۰ شوال ۱۰۰۷ھ میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار فرماتے تھے کہ محمد معصوم کی آمد ہمارے واسطے بہت مبارک ہوئی۔ کیونکہ ان کی پیدائش کے چند ماہ بعد ہم حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کی ملازمت سے مشرف ہوئے اور ان کی خدمت میں دیکھا جو دیکھا۔

حضرت مجدد رضی اللہ عنہ آثارِ رشد کو دیکھ کر آپ پر نظر عنایت رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ چونکہ علم مبدأ حال ہے۔ اس کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسی وجہ سے حضرت نے آپ کو علوم معقول و منقول کی تحصیل کی ہدایت کی۔ اکثر علوم آپ نے اپنے والد بزرگوار سے اور کچھ اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادق اور شیخ محمد طاہر لاہوری سے پڑھے۔

۱۴ سال کی عمر میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ میرے بدن سے ایک نور نکلتا ہے کہ اس سے تمام عالم منور ہے اور وہ نور عالم کے ہر ذرہ میں ساری ہے۔ مثل آفتاب کے اگر وہ غروب ہو جائے تو عالم تاریک ہے۔ آپ نے یہ واقعہ اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں عرض کیا تو حضرت نے آپ کو بدیں الفاظ بشارت دی۔

آپ کا وجود مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خمیر طینت کے

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وآلہٖ وبارک وسلم

بقیہ سے بنا۔ چنانچہ آپ خود یوں تحریر فرماتے ہیں۔

''ہمارے حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ بقیہ جو حضور سرور دین و دنیا علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والبرکات العلیٰ کی خلقت سے رہ گیا تھا۔ اسے بطور انس حضور کی امت کے دولت مندوں میں سے ایک کو عطا کیا ہے اور اس فرد کی طینت کی خمیر کے بعد بھی تھوڑا سا بقیہ رہ گیا تھا۔ وہ بقیہ اس فرد کے مریدوں میں سے ایک کے نصیب ہوا ہے اور اس کی طینت کا خمیر اس سے لیا گیا تھا اور اس کے انداز کے مطابق اسے اصالت کا حصہ ملا ہے۔

''ان ربک واسع المغفرۃ''

ترجمہ: تیرا رب کھلی بخشش والا ہے۔

حق تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا خطاب دیا۔

چنانچہ ۱۰۳۵ھ میں ایک روز آپ نے فرمایا کہ آج میں صبح کے حلقہ میں بیٹھا تھا کہ جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے مجھ سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو عروۃ الوثقیٰ کا خطاب دیا ہے۔ اس نعمت عظمت کا شکر بجالاؤ، اسی اثناء میں کیا دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام مقرب فرشتوں، انبیاء و اولیاء نے آکر میرے گرد حلقہ بنایا اور کہتے ہیں، السلام علیکم یا محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ، پھر ہر ایک نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ میں نے سنہری خط سے عرش مجید کے گرد محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ لکھا ہوا دیکھا۔

ایک روز آپ بقیع میں گئے، واپسی پر فرمایا کہ جس قبر پر میں جاتا تھا،

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمدٍ وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

صاحب قبر جس طرح بعنایت پیش آتا تھا، اسی طرح دوسرے اہل قبور کہ جن کی قبروں پر جانے کا ارادہ ہوتا تھا، منتظر رہتے تھے اور میری ملاقات کیلئے اس طرح جمع ہوتے تھے جیسا کہ کسی عزیز مہمان کے واسطے ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے روضہ پر پہنچا، میری طرف آ کر مجھ سے ملحق ہو گئے، کبھی میری گود میں لیٹتے تھے اور کبھی گلے سے لپٹتے تھے، بالکل نور ہی نور تھے اور کیوں نہ ہوتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس جگر گوشہ کے حق میں فرمایا تھا، لو عاش لکان نبیا.

آپ کے تصرفات وکرامات بہت ہیں جن میں سے صرف چند بطور اختصار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

ایک جوگی جادو سے آگ باندھ دیتا تھا اور لوگوں کو اس شعبدہ سے فریفتہ کرتا تھا یہ سن کر آپ کو غیرت آئی اور بہت سی آگ روشن کر کے "یـنـار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم" پڑھ کر دم کیا اور ایک شخص کو فرمایا کہ اس میں بیٹھ کر ذکر کر چنانچہ وہ آگ میں بیٹھ کر ذکر میں مشغول ہوا اور آگ اس پر گلزار ہو گئی۔

جب آپ نماز کے وقت قرأت پڑھتے تو آپ کی پیچھے بعض اوقات سو سو صف بھی ہوتی۔ لیکن آواز اس قسم کی تھی کہ جتنی اونچی آواز پہلی صف والوں کو سنائی دیتی، اتنی ہی آخری صف والوں کو سنائی دیتی تھی۔

آپ کو وجع مفاصل کا مرض تھا، آخر عمر میں اس مرض نے بہت غلبہ پالیا، وفات سے دو تین روز پیشتر آپ نے قرب وجوار کے بزرگوں کو ایک

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

رقعہ بدیں مضمون لکھا کہ وقت رحلت آ پہنچا ہے۔ دعا فرمائیں کہ خاتمہ بالخیر ہو۔ وفات سے ایک روز پیشتر جمعہ کے دن آپ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ امید نہیں کہ کل اس وقت تک دنیا میں رہوں اور سب کو پند ونصائح فرما کر خلوت میں تشریف لے گئے، صبح کو آپ نے نماز فجر کمال تعدیل ارکان کے ساتھ ادا کی۔ مراقبہ معمولہ کی بعد اشراق پڑھی۔ بعدازاں سکرات موت آپ پر شروع ہو گئے۔ اس وقت آپ کی زبان مبارک جلد جلد چلتی تھی۔ صاحبزادیوں نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ آپ یٰس شریف پڑھتے تھے۔ غرض یہ کہ شنبہ کے دن دوپہر کے وقت ۹ ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ کو آپ نے وصال فرمایا۔

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 25- حضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہٗ

حضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہٗ فرزند پنجم حضرت خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۰۴۹ھ میں ہوئی۔ جیسا کہ لفظ شیخ عبدالاحد سے ظاہر ہوتا ہے، بمقام سرہند ہوئی۔ حضرت خازن الرحمۃ ایام طفلی میں ہی ان کو سب فرزندوں میں عزیز سمجھتے تھے اور ان کے رخساوں کی شگفتگی کی وجہ سے ان کو گلی کہا کرتے تھے۔ چنانچہ اس وقت یہ اسی نام سے مشہور تھے۔ بچپن ہی میں کتاب وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفقہ علماء پر قدم راسخ تھا۔ تتبع آثار اجداد میں نہایت مستعد تھے۔ قبل بلوغت ہی سے صلوٰۃ خمسہ ونوافل کی اس قدر کوشش تھی کہ معلوم نہیں کہ ان کی کوئی نماز قضا ہوئی ہو اور ہمیشہ اپنے والد بزرگوار کی صحبت کے ملتزم اور اخذ فیوض میں سرگرم تھے، پندرہ بیس سال کی عمر کے درمیان میں حضرت خازن الرحمہ کے ہمراہ حج کو گئے، چنانچہ ''حالات سفر وکشوف'' حرمین شریفین میں ایک رسالہ بزبان عربی ایسی فصاحت وبلاغت سے تحریر کیا تھا کہ دیکھنے والے حیران ہوتے تھے، دوران سلوک ابتدا ہی میں اگرچہ ان کا گزر مقامات وحدت الوجود پر ہوا، مگر آداب شریعت وتقویٰ کی نہایت رعایت رکھی کہ کوئی لفظ زبان سے خلاف ادب نہ نکالا۔ ان کے والد نے ان کی استعداد جید دیکھ کر اپنے جمیع کمالات عالیات اجمالاً ان پر القا کر

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

دیئے تھے اور اجازت تعلیم طریقہ بھی دے دی تھی۔ لیکن ۱۰۷۰ھ میں جب حضرت خازن الرحمہ کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے اپنے عم بزرگوار حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر باشی اختیار کی اور قدر آداب مریدانہ وخدمت مسترشدانہ بجالائے کہ اس سے زیادہ متصور نہیں اور حضرت عروۃ الوثقیٰ نے بھی بحکم اعمامکم و آباء کم کوئی دقیقہ ان کی تربیت کو اٹھا نہ رکھا۔

غرضیکہ جملہ خصوصیات آبائی واجدادی کی بشارت سے مشرف ہوئے اور حضرت عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے معاملات و اسرار ان سے ظاہر فرماتے اور اکثر ان سے مشورہ فرماتے اور فرماتے کہ عبدالاحد تمام عقل ہے اور کبھی فرماتے کہ عبدالاحد عقل مجلس ہے۔

نقل ہے کہ ایک روز حضرت نے نماز پڑھائی، بعد نماز فرمایا کہ مجھ کو الہام ہوا کہ جس نے تیرے پیچھے نماز پڑھی وہ بخشا جائیگا اور اس قسم کے اکثر الہام ہوا کرتے تھے چنانچہ ایک روز بعد حلقہ میں فرمایا کہ مجھ کو الہام ہوا کہ جو کوئی اس حلقہ میں داخل تھا وہ مغفور ہے۔

ایک مرتبہ آپ نے ارادہ کیا کہ گوشہ نشینی اختیار کریں اور لوگوں کی آمد و رفت موقوف کر دیں۔ کہ اسی اثناء میں ایک شب آپ کے بھائی شیخ سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ بارگاہ محمدی قائم ہے۔ وہاں ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ گل چاہتا ہے کہ سیر کو ہسار کرے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

گل سے کہہ دو کہ سیر کو ہسار موقوف رکھے۔ کہ ہم نے عالم کے کام کو اس کے سپرد کیا ہے۔ اس خواب کو سن کر حضرت شیخ عبدالاحد متوجہ بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے۔ ایسا معلوم ہوا کہ عزلت اور ترک تلقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی مبارک نہیں ہے۔ فرمایا کہ ایک شب مجھ کو جنت کے باغوں کی سیر کا اتفاق ہوا۔ جس وقت جنت میں داخل ہوا اور ایک حوض عظیم کے قریب پہنچا، اس میں فوارے جاری تھے، اس میں چند قطرے اڑ کر میرے بدن پر آ کر پڑے ان کے اثر سے سر سے پیر تک تمام بدن میں شیرینی سرایت کر گئی۔ فرمایا کہ اس معاملہ کو گیارہ بارہ سال سے زیادہ گزر گئے ہیں۔ مگر اس پانی کی شیرینی کا اثر ابھی تک میں اپنے وجود میں پاتا ہوں۔

آپ نے ۷۸ برس کی عمر میں بتاریخ ۲۷ ماہ ذی الحجہ کو بعارضہ حبس بول درد مثانہ بمقام دہلی انتقال فرمایا۔ اور نعش مبارک حضرت کی سرہند میں لا کر حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کے مشرق کی جانب دفن کی گئی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

# 26- حضرت خواجہ محمد حنیف پارسا رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے اس سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے جن اولیاء اللہ کا تعلق سرزمین افغانستان سے ہے ان میں ایک حضرت خواجہ محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جو پارسا کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ پارسائی اور پرہیز گاری متقی اولیاء اللہ کی شان ہے۔ جو لوگ زبانِ خلق پر اس حیثیت سے شہرت پا جائیں ان کا زہد و تقویٰ مسلم ہو جاتا ہے۔ خواجہ محمد حنیف پارسا رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی ولی اللہ تھے۔

اس سلسلے کے بزرگوں میں حضرت شیخ محمد سعید نام کے ایک بزرگ ہوئے۔ جنہیں لوگ خازن الرحمت کے لقب سے پکارتے تھے جو دراصل ان کی مہربانی اور شفقت کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت خواجہ محمد حنفی پارسا بھی حضرت خازن الرحمت کے عقیدت مندوں سے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محمد سعید خازن الرحمت کو یہ اندازہ تھا کہ خواجہ محمد حنیف پارسا افغانستان کے لوگوں کیلئے ایک کامیاب واعظ اور مرشد ثابت ہو سکتے ہیں۔ غالباً اس کا سبب فارسی زبان سے ان کی واقفیت اور افغانستان کی تاریخ اور جغرافیہ سے انکی گہری شناسائی تھی۔ چنانچہ مرشد نے حضرت خواجہ محمد حنیف پارسا کو افغانستان کے مسلمانوں کی رہنمائی اور خدمت کیلئے کابل بھیج دیا۔ یہ شہر بھی مجددی سلسلۂ تصوف کا ایک اہم مرکز تھا اور اب تک چلا آتا ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

چنانچہ وہ حسب ہدایت کابل روانہ ہوگئے۔ اور ایک مدت تک وہاں کی خلق خدا کو وعظ فرماتے رہے اور راہِ راست پر لگاتے رہے۔

حضرت خواجہ محمد حنیف پارسا رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۱۱۳۳ھ میں ہوئی اور وہ قصبۂ بامیان میں دفن ہوئے۔ یہاں پر ان کا مزار ہے۔ بامیان کی شہرت کا اگر ایک سبب یہ ہے کہ یہاں مہاتما بدھ کے آثار پائے جاتے ہیں۔ وہاں بامیان کی اہمیت ان بزرگان اسلام کے طفیل بھی ہے۔ جو اولیاء اللہ کے درجے میں تسلیم کئے جاتے ہیں۔ خواجہ محمد حنیف پارسا رحمۃ اللہ علیہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 27- حضرت خواجہ شیخ محمد زکی مطہری رحمۃ اللہ علیہ

اس شجرۂ طریقت میں یہ بزرگ افغانستان کی سرزمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو صدیوں سے نقشبندی مجددی سلسلۂ طریقت کا وطن رہا ہے۔ خواجہ شیخ محمد زکی مطہری رحمۃ اللہ علیہ افغانستان کے مرکز اولیاء مزار شریف سے تعلق رکھتے ہیں یہیں پر ۱۱۴۳ھ میں آپ نے دنیائے فانی سے رحلت فرمائی اور یہیں پر دفن ہوئے۔

پاکستانی تذکرہ نگاروں نے ان کے بارے میں زیادہ تفصیلی معلومات مہیا نہیں کیں۔ لیکن ان کا تعلق چونکہ سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ سے ہے اور وہ اس سلسلۂ طریقت کا ایک اہم حلقہ یا کڑی ہیں۔ اس لئے مریدین کی زبانوں پر ان کا اسم گرامی اور ذکر خیر ہوتا رہتا ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 28- اُبوالمساکین حضرت خواجہ شیخ محمد ٹھٹھوی

اولیاء اللہ کی سرزمین خطۂ سندھ کے تاریخی شہر ٹھٹھہ میں بڑے بڑے علماء، ادباء، شعراء اور اولیاء اللہ پیدا ہوئے، ٹھٹھہ بہت پرانا اور اہم شہر ہے، جسمیں اولیاء اللہ اور علماء کے مزارات ہیں، یہاں پر مساجد اور خانقاہوں کا بھی ایک سلسلہ ہے حضرت خواجہ شیخ محمد ٹھٹھوی کا تعلق بھی اسی تاریخی شہر ٹھٹھہ سے ہے۔ آپ کو لوگ اُبوالمساکین کہہ کر پکارتے تھے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں فقراء مساکین اور محتاجین سے گہرا تعلق تھا اور ان کی خدمت اور سرپرستی دل وجان سے کرتے تھے۔

آپ کا پورا خاندان علم وفضل اور تصوف وطریقت میں ڈوبا ہوا ہے آپ کے والد گرامی شیخ محمد اشرف ٹھٹھوی بھی اس درگاہ کے مشہور صوفی فرزند تسلیم کیے جاتے ہیں، اسی طرح آپ کے دادا بھی ایک ولی کامل اور علم وفضل کی دنیا سے تعلق رکھتے تھے آپ کو تاریخ اور تذکرے کی کتابوں میں حضرت مخدوم آدم ٹھٹھوی کہا جاتا ہے۔ یہ حضرت خواجہ شیخ ابوالمساکین محمد ٹھٹھوی انہی شیخ مخدوم آدم ٹھٹھوی کے پوتے ہیں، اور نقشبندی مجددی سلسلے کا ایک اہم حلقہ ہیں، اس خاندان کے بزرگوں کے مزارات آج بھی ٹھٹھہ میں مرجع خلائق ہیں۔

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# 29- حضرت خواجہ مخدوم محمد زمان
## المعروف سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا خاندانی نسب بھی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وابستہ ہے۔ آپ کی ولادت ۲۱ رمضان المبارک ۱۱۲۵ھ کو قصبہ لواری سندھ میں ہوئی۔ علوم ظاہری کی تکمیل ٹھٹھہ میں مولانا محمد صادق سے کی۔ اتفاقیہ آپ کی ملاقات ابوالمساکین حضرت شیخ محمد ٹھٹھوی سے ہوگئی۔ جوہر قابل پاکر چھ ماہ میں ہی منازل سلوک طے کرا کر آپ نے خلافت عطا فرماتے ہوئے اپنی دستار مبارک آپ کے سر پر رکھی۔ ۱۱۵۰ھ میں آپ ٹھٹھہ شریف سے لواری شریف چلے آئے اور زینت آرائے مسند خلافت ہوئے۔ خواجہ محمد زکی مطہری مزار شریف سے بحکم خداوندی بلاد سندھ میں تشریف لائے اور دو ہفتہ کی قلیل مدت میں حضرت خواجہ محمد زمان کو منازل سلوک طے کرا کر واپس مزار شریف چلے گئے۔ آپ نے قصبہ لواری کو ایک نئی جگہ پر آباد کیا، کیونکہ اصل قصبہ لواری کا پانی کھاری ہو چکا تھا، اور لوگ نقل مکانی کر کے قصبہ چھوڑتے جا رہے تھے۔

سندھ کے مشہور صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی نے بھی کئی مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضری دی۔ آپ نے ۶۳ سال کی عمر میں ۱۱۸۸ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کے لنگر میں یہ تاثیر تھی کہ کوڑھی کھاتا تو تندرست ہو جاتا۔ حضرت خواجہ حاجی احمد آپ کے خاص مریدوں میں سے تھے۔ آپ نے انہیں خلافت عطا کی۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

## 30- حضرت خواجہ حاجی احمد رحمۃ اللہ علیہ

ان کا تعلق سرزمین اولیاء خطۂ سندھ سے ہے جہاں کی ایک مشہور بستی (بوسیدی میاں صاحب) آپ کا وطن معروف اور جائے رہائش رہی ہے اور یہیں پر آپ کا مزار شریف بھی ہے۔ اس موضع بوسیدی میاں صاحب کو ''قاضی احمد گوٹھ'' بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے مریدین میں سندھ اور پنجاب کی ایک بڑی تعداد شامل رہی ہے۔

اس سلسلے کے ایک اور بزرگ حضرت خواجہ مخدوم محمد زمان ہوئے ہیں جنہیں سلطان الاولیاء بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا وطن معروف سندھ ہی میں قصبۂ لواری شریف ہے۔ کسی ہستی نے حضرت خواجہ حاجی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو ہدایت فرمائی کہ قصبۂ لواری شریف جائیں اور حضرت خواجہ محمد زمان سلطان الاولیاء کی خدمت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ خواجہ احمد لواری شریف میں تشریف لے گئے اور حضرت سلطان الاولیاء کے فیض عام سے سرفراز کیے گئے۔ حضرت خواجہ احمد کا قیام قصبۂ لواری شریف میں کئی سال رہا اور حضرت سلطان الاولیاء کے فیض عام سے تصوف وطریقت کی دنیا میں مرتبۂ کمال تک پہنچ گئے۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# 31- حضرت شاہ حسین المعروف بھورے والے رحمۃ اللہ علیہ

آپ مرشد کامل کی تلاش میں ولایت سندھ پہنچے۔ آپ کی پیدائش رتڑ چھتڑ ضلع گورداسپور میں ہوئی اور بیعت کیلئے ''بوسیدی میاں صاحب'' میں حضرت خواجہ حاجی احمد کی خدمت میں پہنچ گئے۔ ان سے فیض حاصل کیا۔ آپ کے پیرو مرشد خواجہ حاجی احمد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلعت وخلافت سے نوازا۔ خلافت حاصل کر کے آپ واپس رتڑ چھتڑ ضلع گورداسپور تشریف لائے اور لاکھوں لوگوں کو فیض یاب کیا۔

آپ کا مکان شریف رتڑ چھتڑ (ضلع گورداسپور) میں آپ کے دم قدم کی برکت سے مکان شریف کے نام سے موسوم ہوا۔ آپ کے پیرو مرشد حضرت قاضی احمد قاضی نے گوٹھ سندھ والوں کو روضہ اطہر حضور ﷺ کی حاضری کے وقت ارشاد فرمایا کہ ''ہمارا ایک عزیز علاقہ پنجاب سے بڑی مصیبتیں جھیل کر تمہارے پاس آئے گا تو وہ امانت جو آپ کو سونپی گئی ہے اس کے حوالے کر دینا''۔ چنانچہ حضرت سید شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کو سند خلافت عطا فرما کر قاضی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں واپس پنجاب بھیج دیا۔ تاکہ عوام الناس آپ کے آفتاب ولایت سے فیض یاب ہوں۔

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

# 32- حضرت خواجہ میر صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا تعلق پنجاب کی سرزمین سے ہے آپ کا زیادہ وقت قصبہ مکان شریف میں گزرا، یہاں پر اس سلسلے کے ایک بزرگ خواجہ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے۔ یہ خواجہ میر صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ انہیں کے فرزند ہیں، وہ اپنے والد گرامی کی وفات کے بعد ان کے نائب کی حیثیت سے دربار کے مسند نشین قرار پائے۔

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

# 33- حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

خطۂ پنجاب کی سرزمین اولیاء سے تعلق رکھنے والے حضرت خواجہ بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ آپ اس سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ایک اہم کڑی ہیں۔ سلسلے کے لوگ ان کا نام بہت احترام سے لیتے ہیں، ضلع شیخوپورہ میں الگ بستی ہے جسے موضع کوٹلہ شریف کہتے ہیں، حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق اسی موضع کوٹلہ سے ہے وہ اپنے علاقے میں بڑے احترام اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے جاتے ہیں اور ان کے حلقہ مریدین میں بے شمار بندگانِ خدا شامل ہیں ان کی تعلیمات کے مطابق یہ لوگ تصوف اور طریقت کی صحیح لائن پر چلتے ہیں۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

# 34- میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت باسعادت ۱۸۶۵ء میں شرقپور ضلع شیخوپورہ میں ہوئی۔ والد ماجد کا اسم شریف میاں عزیز الدین تھا، قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد کچھ عرصہ مڈل سکول میں پڑھتے رہے۔ پھر اپنے چچا حمید الدین سے فارسی کی کتب پڑھ کر خوشنویسی میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔

آپ مادرزاد ولی تھے، حضرت بابا امیر الدین کوٹلہ شریف والوں سے بیعت کی تھی۔ آپ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت پابند تھے اور تمام زندگی کتاب وسنت کی ترویج میں بسر کی، آپ کی زندگی نہایت سادہ تھی، ہزارہا لوگوں نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔

آپ کے خلفاء میں حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب کرمانوالے، سید نور الحسن بخاری کیلیانوالے، صاحبزادہ محمد عمر بیربل شریف، میاں رحمت علی گھنگ شریف وغیرہ بہت مشہور ہوئے۔ آپ نے پوری زندگی اسلام کی خدمت کیلئے وقف رکھی۔

۳ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ۳۰ اگست ۱۹۲۸ء بروز دوشنبہ آپ کا وصال ہوا۔ مزار مبارک شرقپور شریف میں مرجع خلائق ہے۔

آپ کے بعد آپ کے برادرِ اصغر حضرت میاں غلام اللہ صاحب سجادہ نشین ہوئے۔ جن کی وفات ۷ ربیع الاول ۱۳۷۷ ہجری / یکم نومبر

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

۱۹۵۷ء کو ہوئی۔

آپ لوگوں میں اپنے زہد وتقویٰ کے باعث ہر دلعزیز تھے۔ ضلع رہتک میں ویکسی نیڑوں پر سپرنٹنڈنٹ تھے۔ رہتک صدر مقام سے ماتحت عملہ کی نگرانی کیلئے گھوڑے پر سوار ہو کر جاتے اکثر دو تین ماہ بعد شرقپور شریف تشریف لاتے۔ ان دنوں حضرت قبلہ شرقپوری کی حالت مجذوبانہ تھی۔ زیادہ وقت جنگلوں میں گزارتے۔

اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیعت کا ذکر خود اس طرح فرمایا'' کہ مجھے بیعت کرنے کیلئے انتالیس اولیاء کرام ہماری مسجد میں تشریف لائے۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ یہ لڑکا میرے سلسلہ میں بیعت ہو مگر کسی سے نہ ہو سکا۔ خواجہ امیر الدین کوٹلہ شریف والے کبھی شرقپور تشریف لاتے تو ہماری مسجد میں تشریف لا کر میرے جد امجد کے پاس ٹھہرتے چلے جاتے اور پھر آجاتے، کچھ عرصہ بعد مجھے بیعت ہونے کی ترغیب دلائی۔ مگر میں ایسے معمر بزرگ کے قابو میں آنا پسند نہ کرتا تھا۔ مگر سلسلہ نقشبندیہ کے اس بزرگ نے اپنے روحانی تصرف سے مجھے قابو کر لیا اور میں ان سے بیعت ہو گیا''۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال فرماتے ہیں:

میں بڑے بڑے فقیروں، جابر اور پروقار شخصیتوں کے پاس پہنچا لیکن جو رعب دبدبہ میں نے اس مرد قلندر میں دیکھا ہے۔ وہ انہیں کا حصہ ہے۔ میاں صاحب کی اس ملاقات کے بعد علامہ صاحب نے شاعری ایک

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

ایسے انداز سے شروع کی کہ ''عاشق رسول'' کہلائے اور مسلمانوں کو بھی عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیتے رہے۔ فرمایا

بمصطفی برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

تبخیر معدہ کی شکایت آپ کو پہلے سے ہی تھی۔ آخری ایام میں اس میں شدت آ گئی اطباء کے مشورہ پر اعلیٰ حضرت نے چند احباب کے ساتھ کشمیر کا سفر اختیار فرمایا مگر وہاں بھی صحت بحال نہ ہوئی۔ تو واپس چلے آئے۔ بیماری کی حالت میں بھی آپ نے رشد و ہدایت کا مشن فراموش نہ کیا۔ اپنے ملنے والوں کو نماز پڑھنے اور درود شریف کا ورد کرنے کی تلقین فرماتے۔ خود بیہوشی کی حالت میں بھی نماز اشاروں سے ادا فرماتے، ہوش آتا تو قرآن مجید کی تلاوت اور درود شریف کا ورد فرماتے انہیں ایام میں اپنے برادر خورد میاں غلام اللہ کو بلا کر وصیت فرمائی۔ اور عوام الناس کی رشد و ہدایت کیلئے اجازت مرحمت فرمائی۔

شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بے شمار خدام کی تہذیب نفوس اور تطہیر قلوب فرمائی۔ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے بہرہ ور لوگوں میں خلفائے شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کثرت سے ہیں، صحیح تعداد معلوم نہیں۔ صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی نے ایک دفعہ فرمایا کہ جب شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم پر ہم موجود تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حاضرین کی اکثریت خلفاء پر ہی مشتمل ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے حاجی عبدالرحمٰن قصوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے محبّ صادق ہونے کے ناطے سے اور پوری زندگی اپنے مرشد کامل کی خدمت میں گزاری فرمایا کہ جب آفتاب روشن ہو تو اس کی موجودگی میں دیا جلانا بیکار ہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت اور خلافت کے باوجود بہت کم لوگوں کو بیعت فرمایا۔ تاہم عارف حقانی شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء جن کے اسمائے گرامی یقین کی حد تک معلوم ہو سکے حسب ذیل ہیں:

1- حضرت میاں غلام اللہ صاحب المعروف ثانی لاثانی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

2- حضرت حاجی عبدالرحمٰن صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ

3- حضرت صاحبزادہ سید مظہر قیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف

4- حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کرمانوالہ شریف

5- حضرت سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کیلیانوالہ شریف

6- حضرت میاں رحمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ گھنگ شریف

7- حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ بیربل شریف

8- حضرت سید حاکم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور (بیت الرضا متصل طبیہ کالج انجمن حمایت اسلام)

9- حضرت سید محمد ابراہیم شاہ صاحب بخاریؒ نارنگ منڈی

شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم خلفاء نے اپنے اپنے علاقوں میں لوگوں کو رشد و ہدایت کا پیغام پہنچانے اور دین حق کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ ادا

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا اور انہیں عوام میں عقیدت واحترام، شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی لیکن حسب ذیل دو عظیم خلفاء کی مساعی جمیلہ سے نہ صرف برصغیر پاک وہند بلکہ بین الاقوامی سطح پر یورپی ممالک میں بھی روحانیت کا ایمان افروز اور روح پرور پودا پُر بہار منظر پیش کرنے لگا۔

(1) حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف

(2) حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب بخاری کرمانوالہ شریف کتاب کے اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے فقط انہی دو عظیم خلفاء کے حالات بیان کئے جا رہے ہیں۔

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

# 35- حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت میاں غلام اللہ المعروف ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر اصغر ہیں اور شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے اور شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مصطفوی مشن کے فروغ کیلئے شرقپور شریف میں لگ بھگ 30 برس گرانقدر خدمات انجام دیں۔ متوسلین کی روحانی تربیت کیلئے سالانہ عرس شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے منعقد کرنے کا خصوصی اہتمام فرمایا۔ جہالت کے اندھیروں کو دور کر کے علم کی روشنی پھیلانے کیلئے جامعہ حضرت میاں صاحب ؒ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ دینی علوم پر مشتمل لائبریری قائم کی۔ علماء کرام سے خوشگوار رابطے کر کے جامعہ میں علمی تقریبات منعقد فرمائیں۔ درس قرآن کا اہتمام فرمایا۔ جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ سے علماء، مبلغین اور محققین (سکالرز) کی جماعت تیار فرمائی، مساجد اور مدارس کی تعمیر کا عظیم فریضہ ادا کیا۔ تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا فرما کر ملی خدمات بھی انجام دیں۔

عارف حقانی شیر ربانی کے برادر اصغر حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب شرقپوری کی ولادت باسعادت شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ 1891ء میں ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی غلام اللہ تھا لیکن اپنے نام کی بجائے لقب ثانی لاثانی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ یہ لقب حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

کے مرید خاص اور خلیفہ حاجی عبدالرحمٰن قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے دیا تھا چنانچہ آپ ثانی صاحب اور ثانی لاثانی کے نام سے متوسلین میں معروف ہیں۔

حضرت ثانی لاثانی کو روحانیت کی وادی میں لانے والے خود حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ وہ بہت جلد اپنا علم و عرفان اپنے بھائی کے سینے میں منتقل فرمانا چاہتے تھے چنانچہ ایک جمعۃ المبارک کے دن جمعہ سے پہلے آپ نے اپنے بھائی پر روحانی توجہ ڈالی جس سے ان پر کیف و مستی اور جذب وشوق کی ایک روحانی کیفیت طاری ہوگئی۔ جمعہ کے بعد آپ نے انہیں سینے سے لگایا۔ آپ کی کایا پلٹ گئی علائق دنیوی ہیچ نظر آنے لگے اور شرف بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کے وقت اپنے بھائی کو بلایا اور فرمایا!

''گھبرانا نہیں، مہمانوں کی خدمت کرنا، نماز جمعہ خود پڑھانا، وقتاً فوقتاً اور نمازیں بھی پڑھا دیا کرنا، جو بھی ملنے آئے اسے اللہ اللہ کا ورد بتا دینا، ان شاء اللہ تعالیٰ تمہیں کسی بات کی کمی نہیں رہے گی''۔

میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے بھی اپنی ذات کو اپنے محبوب کی ذات میں فنا کر رکھا تھا۔ میاں ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر عشق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا رنگ چڑھا ہوا تھا کہ آپ کھانے، پینے، اٹھنے بیٹھنے اور بات چیت میں اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ممکن پیروی کرتے۔ میاں ثانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب غریبوں، ناداروں کی مدد فرماتے، مہمانوں کی تواضع تو ان کا معمول تھا۔ کسی سے رنجیدہ نہ ہوتے، صاحب علم

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

لوگوں کی قدر کرتے بلکہ علماء سے ملنے میں پہل کرتے۔ ہم نشینوں میں کبھی امتیاز سے نہ بیٹھتے، نماز تسبیح، نوافل اور وظائف وغیرہ میں وقت کی پابندی کو ملحوظ رکھتے۔ عزیز واقارب سے ملتے، ان کی خوشی وغمی میں شرکت فرماتے۔ سادہ لباس پہنتے، نیچی نگاہ کر کے چلتے، حاجت مندوں کو کبھی مایوس نہ کرتے۔

حضور ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دینی ماحول میں شعور کی آنکھ کھولی تھی شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کیمیا اثر نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے من کی دنیا بدل ڈالی تھی چنانچہ آپ اتباع سنت کا بیحد اہتمام فرماتے۔

ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ پہلو، ہمہ جہتی، سرگرم اور فعال زندگی محتاج بیاں نہیں حضور ثانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب اپنے آقا ومولیٰ ﷺ کی سنت کی پیروی میں زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتے تھے۔ دنیوی امور کی انجام دہی، زائرین سے ملاقات، روحانی فیضان رسانی، مسجد میں نماز پنجگانہ باجماعت اور بچوں کی تعلیم کا اہتمام وغیرہ لیکن ان سب امور کے ساتھ ساتھ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کا فروغ کبھی بھی ذہن وخیال سے محو نہ ہونے پاتا، حقیقت تو یہ ہے کہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ دین کیلئے وقف تھا۔

حضور ثانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب انتہائی خوش بخت تھے کہ انہیں عارف حقانی شیر ربانی کے فیضان نے سراپا علم وعمل کا حسین امتزاج بنا دیا تھا آپ نے پوری زندگی دین کی اشاعت وتبلیغ، لوگوں کو رشد وہدایت، سنت مطہرہ کی خود پیروی کرنے اور دوسروں کو اتباع سنت کی تلقین میں گزاری۔

روحانیت کا یہ آفتاب 7 ربیع الاول 1377ھ کو اپنے متوسلین اور

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

عقیدت کیشوں کو داغ مفارقت دیتے ہوئے افق دنیا سے رخصت ہوگیا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ آپ کے نقش قدم پر چل کر فلاح دارین کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے دو فرزند عطا فرمائے بڑے حضرت الحاج صاحبزادہ میاں غلام احمد نقشبندی مجددی اور چھوٹے حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی ہیں، اول الذکرہ کا وصال ہو چکا ہے ثانی الذکر بقیہ حیات اور خدمت سلسلہ عالیہ میں مصروف ہیں۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

## 36-حضرت الحاج میاں غلام احمد نقشبندی مجددی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

پیر طریقت' رہبر شریعت' مرشد برحق حضرت علامہ الحاج میاں غلام احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ گرامی حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ قدرت نے آپ کو ایسے جملہ روحانی اور طبعی اوصاف حمیدہ سے نوازا جن کی عظیم شخصیت سے ہر انسان استفادہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ علوم اسلامیہ اور فنون لطیفہ اور سندِ طریقت کی تمام خوبیوں سے آراستہ ہیں۔

حضرت الحاج میاں غلام احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے گلستان روحانیت میں آنکھ کھولی۔ بچپن' جوانی بحر روحانی میں طے کئے۔ توحید' رسالت کے جام بر جام پیے۔

ایسا کیوں نہ ہو جبکہ آپ نے ایک ایسے روحانی شرعی اسلامی ماحول کے منبع خاندان میں پرورش پائی جن کے پیر حضور قبلہ قطب الاقطاب وقطب الارشاد حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے برادر گرامی اور سجادہ نشین ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ جو آپ کے والد ماجد ہیں جن کے روحانی فیوض و برکات سے ہر کہ ومہ خصوصاً پنجاب کا ذرہ ذرہ

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

مستفیض ہو رہا ہے۔ اکابر علماء و مشائخ عظام شیر ربانی رحمۃ اللہ کی غلامی پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرت الحاج میاں غلام احمد صاحب شرقپوری کی ذات گرامی اس اہمیت کی حامل ہے کہ ان کی بلند مرتبہ شخصیت پر ضخیم کتاب مرتب کی جائے جس سے عوام الناس اور خواص جو معرفت الٰہی کے طالب ہیں ان کی راہنمائی ہو سکے جس میں آپ کی مقدس زندگی کے پاکیزہ نقوش کا احاطہ کیا جائے اور آپ کی حیات طیبہ کو سامنے رکھ کر آج کا انسان بھی اپنے قلب و صدر کو روشن کر سکے۔ آپ کے شبانہ روز مجاہدات اور ریاضیات سے سبق حاصل کر سکے خصوصاً آپ نے اسلام و سنیت اور تحریک مجددیت میں جو گرانقدر کام کیا ہے۔ اس سے بہرہ ور ہو سکے: جیسے سعدی شیرازی کا قول ہے شبِ تاریکِ دوستان خدائے۔ می بتابد چو روز رخشندہ ویں سعادت بزور و بازو نیست۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ۔ حضرت شبیہہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سنت مبارکہ کے سخت پابند تھے اور دوسروں سے بھی یہ چاہتے تھے آپ کو علم تھا کہ دو آدمی حسرت سے مرجاتے ہیں۔ (1) جو مال رکھتا ہے اور کھاتا نہیں (2) جو دانست و نکرد۔ سنت کو جانتا تو ہے لیکن عمل نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ہمیں شبیہہ شیر ربانی کی محبت اور ان کی طرح عمل کی توفیق عطا فرما۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ وبارک وسلم

# 37- سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا سن ولادت ۱۸۸۴ء ہے، بچپن میں آپ اپنے چچا سید قطب الدین شاہ صاحب سے مانوس ہونے کے باعث زیادہ وقت انہیں کے ہاں گزارتے تھے۔

آپ نے مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور میں مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس سے سند تکمیل حاصل کی بعد ازاں دہلی میں مدرسہ مولوی عبدالرب میں مولانا عبدالعلی صاحب قاسمی سے ۱۳۲۷ھ میں دورہ حدیث کی تکمیل کی۔

سہارن پور روانہ ہونے سے قبل آپ نے حضرت مولانا شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ فیروز پور سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی۔ جب آپ بعد تکمیل علوم ظاہری ہندوستان سے واپس وطن تشریف لائے، تو مولانا شرف الدین فیروز پوری کا وصال ہو چکا تھا۔ پھر آپ اشارہ غیبی پا کر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے فیض یاب ہوئے۔

آپ سفید لباس زیب تن فرماتے، کرتے کا چاک سامنے کیطرف ہوتا۔ تین بٹن لگے ہوتے بنیان یا کرتا نہ پہنتے تھے۔ شدید سردی کے موسم میں گرم اونی یا روئی دار ٹوپی زیب سر فرماتے کبھی ننگے سر نہ رہتے، ایک سفید بڑا رومال یا ململ کا دوپٹہ ہر وقت ساتھ رکھتے، پاجامہ یا شلوار عمر بھر زیب تن نہ کیا، دیسی جوتا بغیر نوک دار زرد یا بادامی رنگ کا استعمال فرماتے۔ جراب یا

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

موزہ کی عادت مبارکہ نہ تھی۔ عمامہ سفید ململ کا پانچ گز ہوتا، شملہ دونوں کندھوں کے درمیان رکھتے۔ اور کرتے کی لمبائی گھٹنوں تک ہوتی۔

غذا سادہ تناول فرماتے، گندم کا بغیر چھنے ہوئے موٹے آٹے کی روٹی سالن کے ساتھ پسند فرمایا کرتے، عام دنوں میں صرف دو دفعہ کھانا تناول فرماتے۔ صبح کا کھانا دوپہر سے دو گھڑی پہلے، رات کا کھانا نماز عشاء سے قبل تناول فرماتے، رمضان شریف میں سحری آخری وقت میں اور افطاری اوّل وقت میں دودھ سے کرتے اور کھانے کی مقدار کم کر دیتے۔

پیر نوازش علی بیان کرتے ہیں کہ حدیث شریف میں "الحسین منی وانا من الحسین" یعنی حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں کا مفہوم میری سمجھ میں نہ آتا تھا۔ پہلا حصہ تو بالکل واضح ہے کہ امام عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں، لیکن دوسرا حصہ کہ میں رسول اللہ ﷺ حضرت حسین سے ہوں، سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسین سے کیسے ہو سکتے ہیں۔ میں دل ہی دل میں غور کرتا رہتا لیکن عقدہ حل نہ ہوا۔ ایک دن حضرت کرمانوالہ شریف میں آپ کی نورانی محفل میں موجود تھا۔ حاضرین کافی تعداد میں تھے۔ آپ نے مجھے اپنے نزدیک جگہ دی اور فرمایا اس حدیث "الحسین منی وانا من الحسین" کا کیا مطلب ہے۔ میں خوش ہوا کہ آج میرا عقدہ حل ہو جائے گا کہ حضرت قبلہ نے از خود ہی میرے مسئلہ پر گفتگو شروع کی، میں نے عرض کیا حضور! آپ خود ہی ارشاد فرمائیں، آپ نے فرمایا بیلیو! مطلب بالکل واضح ہے کہ امام

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

عالی مقام نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لخت جگر ہیں اور آپ نے اپنا سر مبارک قربان کر کے اپنے نانا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دین اسلام کو بلند فرمایا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام مبارک زندہ جاوید کیا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین حضرت امام حسین رضی اللہ کی شہادت سے ہی قائم رہا، تو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ میں سے ہیں آپ کی اس تشریح سے میری ذہنی خلش دور ہوگئی اور حدیث کا مفہوم روزِ روشن کی طرح صاف ہوگیا۔

حضرت قبلہ کی عادت مبارک یہ تھی کہ حاضرین مجلس کے استعداد کے مطابق گفتگو فرماتے۔ عوام الناس کے عقائد کی اصلاح اور رہنمائی کیلئے ہلکے پھلکے پر تاثیر انداز میں مسائل بیان فرماتے علماء کرام موجود ہوتے تو علمی مسائل کی لاینحل گتھیاں نہایت ہی آسان مگر عالمانہ انداز میں سلجھا دیتے، اہل ذوق شوق سے اسرار و رموز کے نہایت لطیف نکات بیان فرماتے۔

ایک مرتبہ قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی کے عرس مبارک کے موقع پر اعلیٰ حضرت کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ چشتیاں شریف میں تشریف فرما تھے۔ صاحبزادگان پیر محمد علی شاہ، پیر عثمان علی شاہ استراحت فرما تھے۔ کسی نے کہا کہ نماز کا وقت قریب ہے۔ صاحبزادگان کو جگا دینا چاہئے قبلہ حضرت نے فرمایا انہیں اللہ اللہ کرنے دو مت جگاؤ۔ چنانچہ چند منٹ بعد صاحبزادگان خود ہی بیدار ہوئے اور آپ نے اس امر کا اظہار فرمایا کہ مردان خدا نیند میں بھی ذکر خدا سے غافل نہیں ہوتے۔ کوئی سانس ذکر و اذکار سے خالی نہیں ہوتا۔

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

آپ کے بارے میں مختلف اقوال درج ذیل ہیں۔

حضرت قبلہ خطبہ علمی کے مخصوص خطبات پڑھتے تھے، رمضان شریف میں رمضان کے اور عیدین میں عیدین کے خطبے پڑھتے تھے۔ تقریر پنجابی زبان میں خطبہ کے دوران گھنٹہ بھر فرمایا کرتے تھے۔

فجر کی اذان جماعت سے پون گھنٹہ قبل دلواتے تھے۔ مغرب کے سوا باقی نمازوں کیلئے آدھ گھنٹہ جماعت سے قبل اذان دلوایا کرتے، ہر اذان سے قبل گیارہ بار درود شریف ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ'' پڑھایا کرتے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد باآواز بلند تقریباً سات مرتبہ الصلوٰۃ والسلام پڑھایا کرتے تھے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ و بارک وسلم

# 38- سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۹۲۰ء یا ۱۹۲۲ء موضع کرموں والا شریف ضلع فیروز پور (بھارت) میں پیدا ہوئے والد گرامی غوث دوراں گنج کرم حضرت سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرمانوالے ہیں اور وصال ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء میں ہوا۔

۱۹۴۶ء میں جالندھر شہر کے ایک معزز سادات گھرانہ سے دونوں شہزادگان (پیر محمد علی شاہ، پیر سید عثمان علی شاہ) کیلئے رشتہ کی پیشکش ہوئی، مگر قدرت کو منظور نہ ہوا۔

اعلان قیام پاکستان کے بعد پیر محمد علی شاہ بخاری اپنے والد گرامی برادر محترم پیر عثمان علی شاہ بخاری اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ ارض پاکستان میں وارد ہوئے، پاک پتن شریف بمقام عید گاہ چند سال قیام فرمایا۔ پھر چک L-56/2 سری رام نگر میں کوٹھی اور زمین الاٹ ہو جانے پر مستقل طور پر سکونت پذیر ہوئے۔

اعلیٰ حضرت گنج کرم نے پیر سید مختار حسین شاہ (اوکاڑہ فارمہ والے) کے ممتاز گھرانے کو اعزاز بخشا اور ان کی دختر فرخندہ اختر کو اپنے سجادہ نشین کے شایان شان پایا۔ چنانچہ یہ در شہوار بابا جی کے حبالہ تزوج میں آئیں۔

بابا جی سرکار کی اولاد میں ایک بیٹا پیر غضنفر علی شاہ بخاری المعروف پیر جی اور دو بیٹیاں ہیں۔ یہ فرزند ارجمند علوم ظاہری، باطنی کے شہسوار عین عالم شباب میں ۳۶ سال کی عمر میں یکم مارچ ۱۹۹۲ء بمطابق ۱۴۱۲ھ کو دار فانی سے عالم بقا کو سدھارے۔ ۱۹۶۶ء میں اعلیٰ حضرت گنج کرم (بابا جی سرکار کے والد گرامی)

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ و بارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ و بارک وسلم

وصال فرما گئے۔ دربار عالیہ پر محکمہ اوقاف کا قبضہ ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۲ء واگزار کرانے میں تین چار سال لگ گئے۔ یہ ایام بھی نہایت پریشانی کے تھے، پھر والدہ ماجدہ کا وصال مبارک ۱۹۶۷ء کو ہوا۔ ۱۹۷۸ء کو باباجی سرکار کے محبوب بھائی پیر عثمان علی شاہ بخاری داغ مفارقت دے گئے۔

۱۹۹۱ء میں آپ کی ہمشیرہ وفات پا گئیں یہ صدمہ ابھی تازہ تھا کہ آپ کے اکلوتے لخت جگر قابل فخر فرزند ولی کامل عظیم شخصیت کے حامل پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری عین عالم شباب میں یکم مارچ ۱۹۹۲ء میں راہی ملک عدم ہوئے۔

باباجی کا حوصلہ تھا کہ جوان بیٹے کا جنازہ خود پڑھایا، سخت ترین امتحانات میں سے گزرے لیکن کسی نے آپ کی آنکھ پرنم نہ دیکھی۔ اور نہ ہی آواز گلوگیر ہوئی۔ یہ صبر ایوبی کی ایک درخشاں مثال ہے۔ مگر بیٹے کا غم آپ کو اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا آپ حج بیت اللہ کی تیاری میں تھے کہ اچانک بیمار ہو گئے۔ بالآخر راولپنڈی کے C.M.H ہسپتال میں آپ کی روح مبارک ۱۰ بجکر ۱۰ منٹ پر شب جمعۃ المبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ۱۲ جون ۱۹۹۳ء کو بروز ہفتہ آپ کو آسودہ خاک کیا گیا۔ قطعہ تاریخ رحلت پیر سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بخدا محمد علی شاہ پہ سایہ خدا کا ہے
ہر جہت میں یہ پرتو پدر باصفا کا ہے
سال وفات پر ہاتف نے یوں کہا
فنا اسے کہاں جو بندہ غریق بقا کا ہے

(مقبول)

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ و بارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

# 38- پیر سید عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری المعروف کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ کا عقد حقیقی چچا سید قطب الدین شاہ بخاری کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ ان کے بطن سے آپ کے ہاں دو صاحبزادیاں اور پانچ صاحبزادے پیدا ہوئے۔ گنج کرم اعلیٰ حضرت نے وصال کے وقت ۱۹۶۶ء میں ایک صاحبزادی سیدہ بے بے جی اور دو صاحبزادگان پیر سید محمد علی شاہ بخاری المعروف بابا جی سرکار اور پیر سید عثمان علی شاہ بخاری المعروف چھوٹے بابا جی سرکار اپنی یادگار چھوڑے، بلحاظ عمر بے بے جی سرکار پیر سید محمد علی شاہ سے سات سال بڑی تھیں۔ اعلیٰ حضرت گنج بخش کرم کے وصال کے بعد پیر سید محمد علی شاہ بخاری دربار عالیہ نقشبندیہ حضرت کرمانوالے کے سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کرمانوالہ شریف سے ہجرت فرما کر موجودہ جگہ حضرت کرمانوالا شریف میں قیام پذیر ہوئے تو لنگر کا انتظام اور زمین کی دیکھ بھال کا اہتمام وغیرہ چھوٹے بابا جی سرکار کے سپرد کر دیا۔ آپ نے یہ ذمہ داری احسن طریق سے نبھائی۔

حضرت پیر سید عثمان علی شاہ کا عقد مبارک قبلہ پیر سید نور الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت کیلیانوالہ کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ آپ کی اولاد پاک میں دو صاحبزادے سید صمصام علی شاہ بخاری اور سید میر طیب علی شاہ بخاری

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

ہیں میر طیب علی شاہ بخاری اپنے بڑے بھائی سید صمصام علی شاہ بخاری سے دو سال چھوٹے ہیں۔

مختصر علالت کے بعد اچانک ۹ شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ بمطابق ۱۸ جولائی ۱۹۷۸ء آپ وصال فرما گئے۔ آپ کو اپنے والد بزرگوار کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

قطعہ تاریخ رحلت پیر سید عثمان علی شاہ بخاری

کرمانوالے پیر کے پسر دل نواز
عثمان علی شاہ ذیشان عزّ و ناز
پے سال رحلت ہاتف نے یوں کہا
ہیں وہ خواجہ وفا غریب نواز

(مقبول)

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

# 39-پیر سید غضنفر علی شاہ صمصام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری کے پوتے تھے۔ جو گنج کرم کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے والد سید سکندر علی شاہ کے بعد آپ کا نسب نامہ ۴۲ واسطوں سے حضرت علی المرتضٰی شیر خدا رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ حسینی سید ہیں، پیر سید غضنفر علی شاہ اپنے ننھیال میں ۴ ارجب المرجب ۱۳۷۶ھ میں پیدا ہوئے۔ نام غضنفر علی رکھا گیا، لیکن حضرت کرمانوالی سرکار اور حضور باباجی آپ کو شروع سے ہی ''پیر جی'' کے نام سے یاد فرماتے تھے۔

بچپن سے ہی عادات بہت پاکیزہ تھیں، بچپن اپنے دادا جان کی آغوش، قطبیت میں گزارا، اور خوب کسب فیض کیا۔ اسی کا ثمر تھا کہ پیر جی کو مقام محبوبیت بہت جلد حاصل ہو گیا۔ آپ محبوب ربّ، محبوب رسول ﷺ اور محبوب اولیاء تھے۔ آپ تو سب کے محبوب تھے۔ جب تک جئے آباء کو آپ پر ناز رہا، آپ اپنے باکمال بزرگوں کے فضل و کمال کا پیکر تھے۔ نیکی آپ کا اثاثہ، دلجوئی اور دل ربائی آپ کا خاصہ تھی۔ اتنی کم عمر میں یہ فضیلت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ آپ نے اپنی نوجوانی میں زہد و تقویٰ کو اپنا شعار بنایا اور عشق و سلوک کی منازل طے کیں آپ کا کردار مثالی تھا آپ سنت مصطفیٰ ﷺ کے پابند تھے۔ زندگی کے معاملات میں بھی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھلک موجود تھی، یہی وجہ تھی کہ جب بھی کوئی شخص ان کا دیدار کرتا، جذبہ ایمانی پیدا ہو

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

جاتا۔ آپ اعلیٰ پائے کے مقرر بھی تھے ان کی تقریر پر لطف ہوتی تھی۔ ان کی تقریروں میں حکمت و دانائی اور عشق و محبت کی فراوانی ہوتی تھی۔ جب وہ کرماں والا شریف مسجد میں جمعہ کی نماز سے قبل تقریر فرماتے تو ہزاروں کے مجمع پر سناٹا چھا جاتا تھا۔ ان کی تقریر مٹھاس اور حسن بیان سے بھرپور ہوتی تھی۔

آپ اپنے دادا شہنشاہ ولایت، قطب وقت حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی آخری نشست میں جو مقالہ پیش فرماتے وہ علم و ادب کا خزینہ ہوتا

تھا۔ مریدین اور عقیدت مندوں کو قلبی تسکین و راحت ملتی تھی، اخلاق میں اتنے بلند تھے کے ہر ملنے والے سے بڑی محبت سے پیش آتے۔ ان سے مل کر ہر ایک کو خوشی اور طمانیت محسوس ہوتی تھی۔ جو ایک دفعہ ملتا دوبارہ ملنے کیلئے کوشش کرتا رہتا۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ مٹھن (والدہ پیار سے کہتی تھیں) کو ہر ایک کا خیال رہتا۔ گھر کے اندر، باہر، دربار شریف کے خدام، وابستگان، زائرین ہر ایک کو اس قدر چاہت دی کہ ہر ایک یہ سمجھتا کہ مٹھن صرف اسی کا دوست ہے۔ وہ کتنا گہرا تھا شاید کوئی جان نہ سکا۔ اس کی ذہانت و ذکاوت خداداد تھی۔ شریعت و سنت کی پاسداری اس کی عادت تھی۔

حق سبحانہٗ تعالیٰ نے سید غضنفر علی شاہ صاحب کو باطنی علم کے ساتھ ساتھ ظاہری علم کی دولت سے مشرف فرمایا۔ آپ بحمدہٖ تعالیٰ ایم، اے اسلامیات تھے۔ بعد ازاں انہیں عربی زبان و ادب میں ایم اے کرنے کا

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و بارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

خیال بھی لاحق تھا۔ آپ علوم اسلامیہ میں ڈاکٹریٹ کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ اسلام اور مسلک حق کی تبلیغ کے فریضہ کو احسن طور انجام دے سکیں۔ دارالعلوم کے ماتحت اہل سنت کی مرکزی تنظیم المدارس کے ایم اے عربی وایم اے اسلامیات کے امتحانات میں بھی شریک ہوئے۔ آپ جید عالم تھے۔ آپ اپنی کم سنی کے باوجود ایسی خوبیوں اور کمالات کے پیکر تھے جو انہی کا حصہ تھیں۔ آپ صاحب کرامت تھے۔ ایسے خلیق، ملنسار، وفا شعار، بے مثل صورت اور سیرت کے مالک انتہائی منظّم ومنصرم تھے۔ آپ کی تربیت آپ کے والد محترم حضرت پیر سید محمد علی شاہ نے کی اور خود بیعت فرمایا اور بیعت کرنے کی اجازت بھی فرمائی، عام دنوں میں تلاوت قرآن کریم آپ کی روحانی غذا تھی۔ رمضان المبارک میں راتوں کو جاگا کرتے اور قرآن کریم سنتے۔ ایک بار اعتکاف کے دوران میں نوافل میں ۱۹ سپارے ایک رات میں سنے۔ آپ ابھی ۹ سال کے تھے کہ اللہ نے آپ کو شرف عطا فرمایا کہ آپ بیت اللہ شریف کے اندر بھی گئے۔ رب کریم کی اتنی رحمتوں میں پلنے والا یہ مرد مجاہد اچانک سخت آزمائش میں مبتلا ہوگیا۔ آپکے رسولی بن گئی دو مرتبہ آپریشن ہوا لیکن زخم ٹھیک نہ ہوا اور وہ بلڈ کینسر کی شکل اختیار کر گیا۔ علاج کیلئے لندن تشریف لے گئے۔ آپ کی ایک ٹانگ بھی بوجہ بیماری جسم سے الگ کر دی گئی۔ آپ نے اس صبر آزما آپریشن کی صعوبت بھی برداشت کی اور اسے محبوب کی رضا سمجھ کر قبول کرلیا۔ زخم ٹھیک ہوتا نظر نہ آیا تو فروری ۱۹۹۲ء کو

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

عرس مبارک پر گھر تشریف لائے۔ آپ کے چاہنے والوں کیلئے یہ منظر بڑا کربناک تھا۔ آپ کا جسم مبارک زخموں سے چور تھا لیکن زبان پر کبھی اف یا ہائے کے خفیف سے خفیف لفظ بھی نہ آئے صرف اتنا فرماتے۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے آقا کرم'' اور یکم مارچ ۱۹۹۲ء کو اذان فجر میں صدائے اللہ اکبر کے ساتھ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنی جانِ عزیز جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

صلی اللہ علی حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۸۶/۳۱۳ ۹۲/۱۱ ۵/۴

# منظوم شجرہ مبارکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمالِ روئے تو
دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما
آفریں بردست وبر بازوئے تو
ہزار بار بشویم دہن زِمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبی ست
بخش دے یا رب، تجھے اپنی سخا کا واسطہ
رحم فرما شافعِ روزِ جزاء کا واسطہ
صدق دے یا رب مجھے صدّیقِ اکبر کیلئے
فقر دے حضرت سلمان محبوبِ پیمبر کیلئے
حضرتِ قاسم کا صدقہ میری بگڑی کو بنا
حضرتِ جعفر کا صدقہ دے میرے دل کو ضیاء
رکھ مجھے باعافیت 'بہرجناب بایزید
ابوالحسن کا واسطہ' دے مجھ کو نصرت کی نوید
بوعلی کا واسطہ کر دے میری مشکل کو حل
دے مجھے علمِ طریقت اور توفیقِ عمل
بہرِ یوسف قیدِ غم سے دہر میں آزاد کر
عبدالخالق کے لئے عقبیٰ میں مجھ کو شاد کر

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

Marfat.com

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

حضرتِ عارف کے صدقے میں مجھے عرفان دے
حضرتِ محمود کا صدقہ مجھے ایمان دے
واسطہ خواجہ علی کا فقر درویشانہ دے
واسطہ بابا سماسی کا دل دیوانہ دے
اے خدا بہرِ جنابِ شیرِ حق میر کلال
حرصِ دنیا کو مرے بتخانہ ءِ دل سے نکال
دے مجھے صبر ورضا صدقہ بہاؤالدین کا
کر مجھے صحت عطا صدقہ علاؤالدین کا
دے میرے دل کو سکوں یعقوب چرخی کے طفیل
حضرتِ احرار کے صدقے میں دھو دے دل کا میل
حضرتِ زاہد کے صدقے میں مجھے زاہد بنا
حضرتِ درویش کے صدقے میں دے فقر وغنا
خواجہ امکنگی کا صدقہ داغِ عصیاں کو مٹا
حضرتِ باقی کا صدقہ دے بقاء بعدا لفنا
شیخ احمد کیلئے غیروں کی منت سے بچا
صرف اپنا ہی مجھے محتاج رکھ اے کبریا
کھول دے دل کی کلی کلی بہرِ سعیدِ نامدار
تاکہ میرے گلشنِ امید میں آئے بہار
حضرت معصوم کا صدقہ دکھا کوئے رسول ﷺ
بس رہی ہے جس میں ابتک بوئے گیسوئے رسول ﷺ
واسطہ عبدالاحد کا مالکِ ارض وسماء
کر مجھے ایمان اور توحید کی دولت عطاء

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا محمد وآلہٖ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

اے خدا بہرِ جناب خواجہ حنفی پارسا
وقتِ آخرنزع کی تکلیف سے مجھ کو بچا
واسطہ خواجہ زکی کا اپنی الفت کر عطا
بخش دے شیخ محمد کے لئے میری خطا
واسطہ خواجہ زماں کا دے مجھے ذوقِ فنا
بہرِ احمد قبر میں ہو نورِ احمد ﷺ کی ضیاء
اے خدا بہرِ جناب خواجہ حاجی شاہ حسین
دے مرے بے چین دل کو دین اور دنیا میں چین
حشر میں جب ہو تیرے دربار میں میرا قیام
ہاتھ میں ہو میرے دامانِ نبی بہرِ امام
بہرِ حضرت میر صادق' صاحبِ صدق و صفا
سرخرو رکھ دو جہاں میں مجھ کو اے میرے خدا
واسطہ یا رب تجھے خواجہ امیرالدین کا
دے مجھے علم و حیاء' رزق و شفاء' صبر و غنا
واسطہ دیتا ہوں یارب میں تجھے اس نامِ پاک کا
جو ہمیشہ تیری محبوبی کے گن گاتا رہا
عشق میں جس کے دل حسرت زدہ دیوانہ ہے
شرقپور شریف اب جس کے باعث نور کا کاشانہ ہے
اے خدا کیا نام پیارا ہے تیرے محبوب کا!
حضرتِ شیر محمد 'صاحبِ جود و سخا
قطبِ دوراں شیخ عالم ہادیِ راہِ صفا
نائب شمس الضحٰی' بدرالدجیٰ' صدرالعلی

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وبارک وسلم

اے خدا صدقہ حضور قبلہ میاں صاحب کے نام پاک کا
حشر میں ہم عاصیوں کو ظلِ رحمت میں چھپا
واسطہ آخر میں یارب ہے تجھے اس نام پاک کا
حشر میں صادق جو تھا شاہِ خاص و عام کا
مرکزِ مہر و محبت حضرت سید محمد اسماعیل شاہ
عالمِ علمِ طریقت ،فقر کی جائے پناہ
بہرِ حضرت سید محمد اسماعیل کرہم پر کرم ربِّ جلیل
اَنۡتَ حَسۡبِیۡ ، اَنۡتَ رَبِّیۡ ، اَنۡتَ لِیۡ نِعۡمَ الۡوَکِیۡل
قطبِ دوراں شیخِ کامل ،چارۂ بے چارگاں
حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری غوث الوریٰ کے واسطے
مشکلیں حل کردے دین و دنیا کی تمام
شیخِ کامل حقیقت آشنا کے واسطے
وارثِ علمِ نبی ،حضرت قبلہ سید محمد شاہ علی
ان کے صدقے سے ملے مجھ کو سکونِ سرمدی
سید عثمان علی شاہ ،پیشوا و مقتدا
گوہرِ دریائے عرفان و طریقت باصفا
اور غضنفر شاہ ولی ابن ابنِ ولی
جن کے فیضِ عام سے ہر ایک کو راحت ملی
اے خدا ،صدقے میں ان ناموں کے دل کو شاد کر
کفر کو برباد کر ، اسلام کو آباد کر

Marfat.com

# بزرگان

## سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ

تحریر و ترتیب شعبہ عربی و اسلامیات

دی یونیورسٹی آف فیصل آباد

سرگودھا روڈ فیصل آباد

Marfat.com